جلد ۷ | ۶ ؍نبوت ۱۳۳۷ ہش | ۲۳ ؍ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ | ۶ ؍نومبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۱

چاند پر چڑھائی

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

۱۷ ؍اگست ۱۹۵۸ء کو زمین کا پہلا "نامہ بر" جو انسانی محبت و جستجو کا تحفہ لے کر چاند کی دیوی کی طرف چلا تھا۔ اسے خود فضا کے ظالم ہاتھوں نے ۷۷ سیکنڈ کے بعد ہی تباہ کر دیا۔ انسان کا دوسرا "نامہ بر" جو نئے عزم و ہمت کے ساتھ "ملکۂ قمر" کو محبت و پریم کا تحفہ دینے چلا وہ بھی ایک تہائی مسافت طے کر کے عالم غربت میں جل کر خاک ہو گیا۔

زمینی باشندوں کی طرف سے ان دونوں "نامہ بروں" کو امریکہ کے سائنسدانوں نے بھیجا۔ یہ "نامہ بر" جسے سائنس کی زبان راکٹ (پاینیر) کہتے ہیں ۱۱ ؍اکتوبر ۱۹۵۸ء کو صبح سویرے فلوریڈا کے ساحل سے چاند کی جستجو میں "پرافشاں" ہوا۔ یہ ۲۵ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے کائنات فضا کی مسافت طے کرتا گیا۔ اس راکٹ کی ہیبت ناک تیز رفتاری کا زمین کی کشش ثقل بھی مقابلہ نہیں کر سکی۔ اور وہ زمین کی کشش کے طاقتور ہاتھوں سے بھی اپنا دامن چھڑا کر آگے نکل گیا۔ اس وقت زمین کے مشتاقوں نے اپنے "نامہ بر" راکٹ کو ہر طرف سے مبارکباد دی۔ اور یہ امید قائم کی گئی کہ اب یہ انسان کا بھیجا ہوا پیغامبر عالم بالا سے ربط قائم کرے گا اور چندر کی دیوی انسان کو اپنے چہرے کا دوسرا رخ بھی دکھانے پر مجبور ہو گی مگر ٹھیک اس وقت جب یہ شوق و مستی میں رواں دواں تھا۔ ۷۹۱۲۰ میل کی بلندی پر پہنچ کر قوت پرواز سے محروم ہو گیا یا یوں کہیے کہ "ملکۂ قمر" کے "شعلۂ حسن" کی تاب نہ لا کر اس کے بال و پر جل گئے۔

انسانی عقل و شعور کی اس کوشش کا کچھ بھی انجام ہو۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل زمین نے عالم بالا کو اپنی محبت کا ایک تحفہ پیش کر دیا۔ پنڈت نہرو وزیر اعظم ہند نے اسے "سائنسی تحقیقات" کا ایک عظیم کارنامہ قرار دیا۔

یہ امریکن راکٹ جو فضاء ارضی میں واپس آ کر جل گیا۔ اس کا نام "پاینیر" تھا۔ یہ ایک سہ منزلہ راکٹ تھا۔ اس راکٹ کا وزن پچاس ٹن اور لمبائی ۸۸ فٹ تھی اور [illegible] کے [illegible] ۸۵ پونڈ تھا۔ اس میں ۲۵ پونڈ کے سائنسی آلات تھے۔ ان میں ایک ٹیلی ویژن سیٹ بھی تھا۔

یہ راکٹ جب فلوریڈا کے ساحل سے اڑا تو اس وقت امریکہ میں صبح کا سہانا سماں تھا۔ یعنی یہ صبح ۳ بج کر ۴۲ منٹ پر مائل بہ پرواز ہوا۔ جب اس دیو ہیکل راکٹ کے تینوں مرحلے سلگ گئے تو فلوریڈا کا اندھیرا ساحل راکٹ کی روشنی سے جگمگا اٹھا۔ راکٹ فضا کی طرف بلند ہوا۔ بادل نے راستے دیئے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے انسانی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ اس دن جب یہ راکٹ چاند کی جستجو میں نکلا۔ چاند ہماری زمین سے دو لاکھ اکیس ہزار میل دور تھا۔ یعنی ملکۂ قمر بھی ڈگمگاتی ہوئی زمین سے ۹ ہزار میل قریب آ گئی تھی۔ مگر زمین کا "نامہ بر" ایک تہائی مسافت طے کرنے کے بعد "صعوبت سفر" کی تاب نہ لا سکا۔ وہ تھک گیا۔ نیچے کی طرف گرنے لگا اور آخر فضاء ارضی میں آ کر جل گیا۔

یہ تو آزاد دنیا کی ایک کوشش تھی۔ روس بھی اپنے آہنی پردہ میں کیا کر رہا ہے؟ کیا وہ بھی کبھی اپنی جد و جہد میں ناکام ہوتا ہے؟ اور دنیا کو اپنی ناکامی کی خبر دیتا ہے؟ آج تک تو ایسی بات سننے میں نہیں آئی۔ شاید وہ کوچۂ محبت میں رسوائی سے ڈرتا ہے۔ یا اس کو اپنے عزائم پر اعتماد نہیں۔

یقیناً اس نقطۂ نظر سے امریکی سائنس دان اور امریکی عوام مستحق تعریف ہیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق الفضل کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ کل یہاں حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور ایک پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ البتہ حضور نماز جمعہ کے بعد ناسازئ طبع کے باعث انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمانے کیلئے تشریف نہیں لے جا سکے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ یکم نومبر۔ کل یہاں انصار اللہ کا چوتھا سالانہ اجتماع شروع ہو گیا جس میں ۹۰ مجالس کے ۱۵۵ نمائندوں اور ۱۰۶ اراکین نے شرکت کی۔ (سارے اجتماع کی مفصل کارروائی کا خلاصہ آئندہ اشاعت میں دیا جائے گا)

قادیان ۳۱ ؍اکتوبر۔ آج صبح کی گاڑی بورنیو کے نو مسلم بھائی جناب محمد شریف صاحب تیو ربوہ سے ہوتے ہوئے مقامات مقدسہ قادیان کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔ آپ یہاں چند روز قیام فرمائیں گے۔

قادیان ۳ ؍نومبر۔ مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب درویش امرتسر ہسپتال سے واپس آ گئے۔ آپ کی بیماری میں کوئی خاطر خواہ افاقہ نہیں ہوا۔ احباب شیخ صاحب موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ انہیں ٹانگوں پر ہلکے فالج اور بواسیر کی تکلیف ہے۔

۴ ؍نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

مذہب کی اصل غرض خدا شناسی اور قرب الٰہی کا حصول ہے

اسوقت احمدیت ہی وہ دینی مسلک ہے جس سے قرب الٰہی کی نعمت میسر آسکتی ہے

قادیان میں بورنیو کے احمدی نو مسلم جناب محمد شریف تیو کی تقریر

قادیان ۲ ؍نومبر بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بورنیو کے نو مسلم احمدی بھائی جناب محمد شریف صاحب تیو کی قادیان میں تشریف آوری پر نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں درویشان قادیان کی طرف سے اپنے معزز مہمان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جس کے جواب میں آپ نے اپنے تبدیل اسلام کے حالات اور دیگر ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کو خوش الحانی سے پڑھے جانے سے ہوا۔ ابتداء میں محترم صدر جلسہ نے چند تعارفی کلمات فرمائے اور پھر جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔ اے نے انگریزی زبان میں درویشان کرام کی طرف سے اپنے مہمان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔

ایڈریس

ایڈریس میں سب سے پہلے درویشان قادیان کی طرف سے اپنے معزز مہمان کی قادیان میں تشریف آوری پر اظہار مسرت کرتے ہوئے احمدیت کے دائمی مرکز اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کا موقعہ پانے پر ہدیہ تبریک پیش کیا گیا۔ اور ساتھ ہی قادیان کی مقدس بستی کی روحانی لحاظ سے اہمیت پر روشنی ڈالی گئی اور بتایا کہ کس طرح تقسیم ملک کے وقت قادیان کی کثیر آبادی کو حالات کی مجبوری سے اس بابرکت جگہ کو چھوڑنا پڑا۔ اور اب بھی بیرونجات کے لاکھوں احمدی اپنے محبوب مرکز کی زیارت کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک قادیان کی ایک ایک اینٹ متبرک اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے۔

جناب عاجز صاحب نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اور "یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق" کے الہامات کی تشریح کی۔ اور بتایا کہ کس طرح باوجود مخالف حالات کے خدا تعالیٰ کے یہ وعدے پورے ہو گئے اور ہو رہے ہیں۔ بلکہ دنیا کے دور دراز مقامات سے سر آنے والا بجائے خود اس پیشگوئی کی صداقت کا زندہ نشان ہے۔ چنانچہ ہم سب خوش قسمت ہیں کہ اس پیشگوئی کو آپ کے وجود سے ایک بار پھر پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اور ہم آپ کی بھی اس خوش نصیبی پر آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ایڈریس میں معزز مہمان سے درخواست کی گئی کہ جب وہ اپنے وطن واپس جائیں تو وہاں کے تمام احمدی حضرات کو ہماری طرف سے محبت بھرا السلام علیکم پہنچا دیں۔ آخر میں اپنے احمدی نو مسلم بھائی سے درخواست کی گئی کہ اگر آپ قبول احمدیت کے موجبات پر بھی قدرے روشنی ڈال سکیں تو یہ بات ہمارے مزید خوشی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہو گی۔

ایڈریس کا جواب

جب صاحب صدر نے جناب محمد شریف صاحب تیو کو اس ایڈریس کا جواب دینے کی درخواست کی تو بعد تشہد و تعوذ کے بعد آپ نے جملہ حاضرین کو (باقی صفحہ [illegible] پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

شذرات روزنامہ بدر قادیان ——— مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۵۸ء

شجرہ طیبہ "اسلام" کے شیریں پھل

اسلام ایک زندہ مذہب ہے جس کی زندگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ وہ ایک زندہ خدا کی نشان دہی کرتا ہے اور اس کے وصال کی راہوں کو کھولتا ہے۔

وہ ایک ایسا پھلدار درخت ہے جو ہر موسم پر اپنے تازہ اور شیریں پھل دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مجید کو شجرہ طیبہ کے ساتھ مثال دیتے ہوئے فرمایا :۔

الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً
کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ
اصلھا ثابت وفرعھا
فی السماء تؤتی اکلھا کل
حین باذن ربھا (ابراہیم ع)

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ایک کلام پاک کے متعلق حقیقت حال کو بیان کیا ہے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہوتا ہے۔ جس کی جڑھ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ اور اس کی ہر ایک شاخ آسمان کی بلندی میں پہنچی ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت اپنے رب کے اذن سے اپنا تازہ پھل دیتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں قرآن کریم بالفاظ دیگر اسلام کی اس بے نظیر خوبی کا ذکر کیا گیا ہے جو اہل اسلام کے لئے بجا طور پر فخر کا موجب ہے۔ اور درحقیقت یہی وہ خوبی ہے۔ جو اسلام کو ایک امتیازی شان بخشتی ہے۔ اگرچہ اس آیت کریمہ کے تحت منجملہ اسلام کی ان بے نظیر خوبیوں کے قبل از وقت ابتدائی بے شمار خبریں ہیں جو آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور آئندہ بھی پوری ہو کر اسلام کی حقانیت کا ایک ناقابل تردید ثبوت بہم پہنچاتی رہیں گی اسی طرح ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق اس کی تعلیمات کی وسعت دنیا کی ہدایت اور راہنمائی کا باعث بنتی رہے گی۔ جب جب کوئی مشکل دنیا کو پیش آئے گی اس کا بہترین حل اسے کلام مجید میں مل جائے گا۔

مگر جس بے نظیر خوبی کا ہم اس وقت ذکر کرنا چاہتے ہیں وہ ہے ایک بندہ کو خدا کا محبوب و مقرب بنا دینا۔ اگر ہم ابتدائے آفرینش سے اب تک کے تمام انبیاء اور مرسلین کی مذہبی تاریخ اور ان کے مشن پر سرسری نظر کریں تو ان ہزاروں ہزار برگزیدگان الٰہی کی تعلیمات و پیغامات میں منجملہ متعدد وجوہ اشتراک کے ایک بڑی قدر مشترک یہ نظر آتی ہے کہ سب کا مقصد بعثت انسان کو اس کے خالق کے ساتھ ملانا اور اس کا مقرب بلکہ محبوب بنا دینا ہے۔ جب بھی دنیا نے اپنے محسن حقیقی اور خالق دو جہاں سے منہ موڑا اور وقت بعد وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے سیدھی راہ کی ہدایت کے لئے اس کے برگزیدہ انسان اس سرزمین میں مبعوث ہوتے رہے اسی صداقت کو آج سے ہزاروں سال پیشتر گیتا میں ان الفاظ سے ادا کیا گیا ہے :۔

"جب کبھی دھرم کا ناش ہونے لگتا ہے اور ادھرم کی زیادتی ہونے لگتی ہے تب میں اوتار دھارن کیا کرتا ہوں"

الغرض آیت مذکورہ بالا میں اسلام اور قرآن کریم کی اس عظیم الشان خوبی کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس پاک کلام کے نزول کے بعد جب تک اس دنیا کا قائم رہنا ہے۔ انسان کے لئے بس اسی پاک کلام کے واسطہ سے قرب الٰہی کے دروازے کھل سکتے ہیں۔ اور یہی اس کے دلبر کے کوچہ تک پہنچانے کا افضل ذریعہ ہے۔

اس بات کو جاننے کے لئے کہ اس برکت اور نعمت سے کوئی شخص کیونکر اس مقصود و مطلوب کو حاصل کر سکتا ہے۔ قرآن پاک کی ایک دوسری آیت میں ان الفاظ کے ساتھ مزید وضاحت کی گئی ہے۔ جس میں فرمایا :۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ
ثم استقاموا تتنزل
علیھم الملئکۃ الا
تخافوا ولا تحزنوا و
ابشروا بالجنۃ التی
کنتم توعدون۔
نحن اولیاءکم فی
الدنیا وفی الاخرۃ
(حم سجدہ ع۴)

وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے۔ ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اب جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا وعدہ کیا گیا ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں۔ اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے

اس ارشاد خداوندی میں اس بات کو واضح کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ پر پورے یقین اور اس پر قوی ایمان کی ظاہری علامت یہ ہے کہ ایسے عبد حقیقی سے خدا تعالیٰ ہم کلام ہوتا ہے۔ اور اس کے پاک فرشتے مختلف اوقات میں اس کے لئے دنیوی دکھ اور تکلیف کے اوقات میں تسلی کا باعث بنتے ہیں تو دوسری طرف اعلیٰ اور نیک انجام کی خبر دیتے ہیں۔

اس زمانہ میں جب دنیا خدا تعالیٰ سے بہت دور جا چکی تھی۔ دیگر اہل مذاہب کی خستہ حالت کا تو ذکر ہی کیا خود اسلام کا دم بھرنے والوں کی ایمانی اور عملی حالت بھی حد درجہ ناگفتہ بہ ہو چکی تھی۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنی کمالی رحمت اور فضل سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اسلام کی اس خوبی کو نہایت تحدی کے ساتھ پیش کیا اور فرمایا ؎

آں خدائے کہ ازو اہل جہاں بے خبر اند
برمن جلوہ نمود است گر اہلی بہ پذیر

اسی طرح آپ نے عامۃ المسلمین کی اس غلط فہمی کہ الہام کا دروازہ آنحضرت صلعم کے بعد ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے کا ازالہ کرتے ہوئے اسلام کی عظیم الشان خوبی کو ان الفاظ بیان کیا :۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے اور روح القدس اب اتر نہیں سکتا بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اتر چکا اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو چکا ہے مگر روح القدس کے اترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو تا وہ ان میں داخل ہو۔ تم اس آفتاب سے خود اپنے تئیں دور ڈالتے ہو جبکہ اس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی بند کرتے ہو اے نادان اٹھ اور اس کھڑکی کو کھول دے تب آفتاب خود تیرے اندر داخل ہو جائے گا"

اسی طرح آپ نے فرمایا :۔

"قرآن شریف پر شریعت ختم ہو گئی مگر وحی ختم نہیں ہوئی کیونکہ وہ سچے دین کی جان ہے۔ جس دین میں وحی الٰہی کا سلسلہ جاری نہیں وہ دین مردہ ہے اور خدا اس کے ساتھ نہیں" (کشتی نوح)

اسلام کی یہ خوبی جب جماعت احمدیہ کے مبلغین کی طرف سے غیر ممالک میں بیان کی جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر ہونے والے تازہ بتازہ نشانات آسمانی کو بطور مزید ثبوت پیش کیا جاتا ہے تو ان ممالک کے سینکڑوں سعید انسانوں کو اسلام کی یہی امتیازی خوبی اپنی طرف کھینچنے کا موجب بنتی ہے۔ چنانچہ اسی پرچہ میں بورنیو سے آنے والے ہمارے ایک نو مسلم احمدی بھائی نے جس بات کو اپنے قبول اسلام کی بڑی وجہ قرار دیا وہ یہی تھی کہ اسلام میں قرب الٰہی کی نعمت میسر ہے۔ اور محض بطور قصہ اور کہانی کے ہی اسبات پر ایمان نہیں لانا پڑتا۔ بلکہ جیسا کہ قادیان میں منعقدہ ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے (جس کی مفصل رپورٹ دوسری جگہ ملاحظہ کی جا سکتی ہے) انہوں نے اس بات پر متعدد ذاتی مثالیں پیش کیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے خود ان کو صداقت اسلام و احمدیت کے نشانات محض امام جماعت احمدیہ کی توجہ اور ان کی اپنی انابت الی اللہ کی برکت سے دکھائے جن کی طرف اسلام میں ہدایت کی گئی ہے۔ اور اسلام کی اس عظیم الشان خوبی نے انہیں بدھ مت سے نکال کر اسلام کا گرویدہ بنا دیا۔

اب کہاں ہیں ہمارے وہ (باقی صفحہ ۱۳ پر)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی الاسدی کی یاد میں

از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل۔ ربوہ

یہ نظم رفیقی المحترم عرفانی کبیر کے مقبرہ بہشتی (قادیان) میں مدفون ہونے کی خبر ملنے پر لکھی۔ اکمل
۲۹ر اکتوبر ۱۹۵۸ء

عرفانیٔ کبیر ہمارا ظہیر تھا　　اخبار "الحکم" کا مدیر شہیر تھا
حق سے مزاج پایا تھا شاہانہ بے نیاز　　اخلاق فاضلہ سے وہ مرد فقیر تھا
کلمات طیبات قلمبند سب کئے　　احمد مسیح و مہدی کا دل سے نصیر تھا
تصنیف کیں کتابیں کئی دینی دنیوی　　سیر بلاد غربیہ میں بھی سفیر تھا
قرآن کے حقائق تفسیری بھی لکھے　　یہ سلسلہ ثبوت ہے، روشن ضمیر تھا
ہجرت کا داغ، حیدرآباد میں لیا　　پر قادیاں "معاد" بھی تو ناگزیر تھا
اکمل، بہشتی مقبرے میں دفن ہو گیا
"پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا"

قادیان میں احمدی مستورات کا سالانہ جلسہ

منعقدہ ۱۸ ر اکتوبر ۱۹۵۸ء

جماعت احمدیہ کا سڑسٹھواں جلسہ سالانہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ جلسہ کے تین دنوں میں دو دن یعنی ۱۷ ر اور ۱۹ ر اکتوبر کو مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ زنانہ جلسہ گاہ میں سنا گیا۔ اور ۱۸ ر اکتوبر کو مستورات کا علیحدہ پروگرام تھا جس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

۱۸ ر اکتوبر بروز ہفتہ صبح دس بجے زیر صدارت محترمہ امۃ اللہ بشیرہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے اپنی تقریر بعنوان "مسلم خواتین کے کارنامے" سنائی۔ اور قرون اولیٰ کی صحابیات کے ایمان افروز کارنامے حاضرات کو سنا کر ان کے ایمانوں میں تازگی پیدا کی۔

اس کے بعد محترمہ نور الاسلام صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنارس نے "زندگی کے فرائض" کے عنوان پر اپنی تقریر میں بتایا کہ جس طرح انسان کو دنیاوی طور پر زندگی کے لئے ہر چیز کی ضرورت ہے۔ اسی طرح روحانی لحاظ سے جب انسان روحانی نعمتوں کا محتاج ہوتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ انسان کی روحانی زندگی کے سامان ہر زمانے میں کرتا ہے۔ اسی طرح موجودہ زمانے میں بھی روحانی ضرورت کے مطابق خدا تعالےٰ نے انسان کی اصلاح کے لئے سامان فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانے میں مبعوث فرمایا۔ نیز مستورات کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور لجنہ اماء اللہ کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

بعد ازاں محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ آف سکندر آباد نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ پھر محترمہ خورشید بیگم صاحبہ نے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام اس دین کا نام ہے جس کی بنیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوئی۔ لیکن جب نام کے مسلمان کام کے مسلمان نہ رہے۔ اور روح اسلام کو بھلا دیا تھا۔ تب خدا تعالےٰ نے اپنی کمال رحمت کے سبب اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کو بیدار کیا اور آپ کی بدولت وہی اسلام پھر ہمیں نصیب ہوا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے احمدیت پر کئے گئے بعض اعتراضات اور ان کے جواب تفصیل سے بیان کئے۔

اس کے بعد اعظم النساء بیگم صاحبہ حیدر آباد نے تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام امن و سلامتی کے ساتھ پھیلا ہے اور احمدیت کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے جماعت احمدیہ کے مرد اور عورتوں میں کیا تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اور اسلام کے متعلق جو غلط عقیدے پیدا ہو گئے تھے اس کو کس طرح آپ نے آکر دور کیا۔

اس کے بعد محترمہ عصمت بانو نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی شان میں نظم پڑھی۔

آخر میں مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے مستورات کی جلسہ گاہ میں تشریف لا کر پردے کے انتظام کے اندر "اسلام میں عورت کا درجہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے عورت کی پہلی حیثیت کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آکر مرد کے ساتھ ساتھ عورت کو کس طرح اس کے پورے حقوق عطا کئے ہیں۔ اور ایسا بلند رتبہ عطا کیا ہے کہ دوسرے کسی مذہب میں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ پھر قرون اولیٰ کی عورتوں کے کارنامے نیز ان کے روحانی درجات اور تعلق باللہ کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس زیر صدارت محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مدراس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے کی اور محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترمہ عابدہ خاتون صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ذکر الٰہی کے عنوان پر تقریر کی۔ آج سے چودہ سو سال پہلے عرب کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور پھر ابتدائی زمانہ میں آپ کے ذکر الٰہی کے متعلق مثالیں سنائیں۔ اور بتایا کہ کس طرح آپ ہر وقت خدا تعالےٰ کے ذکر اور دعاؤں میں مشغول رہتے تھے۔ بعد ازاں محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ نے "مذاہب عالم میں اسلام کا مقام" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ ہر مذہب کے ماننے والے کو سوچ سمجھ کر زیادہ خوبیوں والا وابستہ معلوم کرنا چاہیئے کیونکہ مذہب کے معنے ہی وابستہ کئے ہیں۔ ابتدا میں ہر مذہب خدا کی طرف سے تھا۔ بعد میں ان مذاہب میں بہت سی تبدیلیاں پیدا ہو گئیں۔ جس پر خدا تعالےٰ نے تمام دنیا کے لئے ایک کامل مذہب یعنی اسلام بھیجا جو تمام دنیا کے لئے رحمت کا پیغام ہے۔ اسلام ہر قسم کے شرک سے نجات دلاتا ہے اور خالص توحید کو پیش کرتا ہے اور انسان کو خدا تعالےٰ تک پہنچاتا ہے۔ آخر میں آپ نے اسلام کی خوبیوں کے متعلق دوسرے مذاہب کے لوگوں کے تاثرات بیان کئے۔

اس کے بعد محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضور کی مختلف پیشگوئیوں کو بیان کرتے ہوئے ثابت کیا کہ کس طرح آپ کی پیشگوئیاں وقت پر پوری ہوتی چلی گئیں۔ اور دلیلیں دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا۔

آخر میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس نے سادگی کے بارے میں اسلامی تعلیم پر تقریر کی۔ آپ نے احمدی مستورات کو توجہ دلائی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات کے اسوۂ حسنہ کو اپنانے کی کوشش کریں۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ ہمارے سپرد خدا تعالےٰ نے تمام دنیا میں اشاعت اسلام کا کام کیا ہے۔ اور یہ بھی پایۂ تکمیل تک پہنچ سکتا ہے جب ہم دنیا کی فیشن پرستی کو چھوڑ کر اس سادگی کی تعلیم پر عمل کریں۔ جس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے سامنے پیش کیا۔ اور اسی سادگی کی تعلیم پر عمل کر کے ہم احمدیت کے لئے مالی قربانی زیادہ سے زیادہ کر سکیں گے اور تمام دنیا کو اسلام کی پاک تعلیم سے آگاہ کریں گے۔

دعا کے بعد جلسہ پورے پانچ بجے ختم ہوا۔ غیر مسلم خواتین بھی جلسہ میں شرکت کے لئے آتی رہیں۔ اور بہت اچھا اثر لے کر گئیں۔ تعلیم یافتہ غیر مسلم خواتین کو جماعت کا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ خدا تعالےٰ ان کو پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مسجد ہالینڈ کے لئے منگالی چندہ جمع کیا گیا۔ جس کی رقم ۴۲؍۔ ۷ روپے مسجد ہالینڈ فنڈ میں جمع کرا دی گئی۔

مرتبہ
عطیہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

شجرہ طیبہ "اسلام" کے شیریں پھل

(بقیہ صفحہ ۲)

وہ معترض جو خدمت و اشاعت اسلام کا کوئی قابل ذکر کام نہ کرتے ہوئے بھی اسلام کے اجارہ دار بنے بیٹھے ہیں اور جس جماعت کے افراد اور مبلغین زمین کے کناروں تک اسلام کی ان بے نظیر خوبیوں کا پرچار کر کے ایک دنیا کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لا رہے ہیں معترضین کے خیال شریف میں گویا ان لوگوں کا اسلام اسلام ہی نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کے بے توفیق علماء کو خطاب کرتے ہوئے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

گر نہی تکفیر قوم خود چہ کار است کردہ
رو اگر مردی جہود سے را بہ اسلام اندر آر

کیسی سیدھی سچی بات ہے جو حضور نے ایک ہی شعر میں بیان فرما دی۔ اگر معترض علماء کے پاس حقیقی اسلام ہوتا تو کونسی بات اس چیلنج کو قبول کرنے میں مانع تھی۔ سب کے لئے میدان کھلا تھا بلکہ جماعت احمدیہ کے غریب اور قلیل افراد کے مقابل پر غیر احمدیوں میں بڑے بڑے ذی ثروت بھی موجود ہیں اور کثرت تعداد بھی انہیں ہی حاصل ہے۔ مگر اس کے باوجود ساری دنیا میں اسلام کا پیغام مؤثر رنگ میں پہنچانے کی سعادت اسی احمدی جماعت کو حاصل ہو رہی ہے۔ غور کا مقام ہے کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے!

حقیقت یہ ہے کہ خدمت و اشاعت دین کی یہ سعادت روپیہ پیسہ سے بڑھ کر متاع ایمان کی فراوانی کے باعث نصیب ہوتی ہے۔ اور یہی وہ ایمانی حرارت ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت میں بھر دی۔ کیونکہ پختہ ایمان اپنے اندر ایک عظیم قوت رکھتا ہے۔ اسی عظیم الشان طاقت نے عرب کے بادیہ نشینوں کو اس امر کی توفیق دی کہ چند ہی سالوں میں دنیا کا نقشہ بدل دیں اور اسی کی برکت سے اس زمانہ میں بھی روحانی انقلاب آ رہا ہے۔ جس کو بصیرت کی نگاہ حاصل ہے وہ اس کے آثار نمایاں طور پر دیکھ سکتا ہے!

تبدیلی ایڈریس

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حکیم محمد سعید صاحب مبلغ سرینگر کو موضع شوپیاں ڈاکخانہ خاص تحصیل کولگام ضلع اسلام آباد کشمیر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ آئندہ ان سے مذکورہ پتہ پر خط و کتابت کی جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواست دعا ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے میرے لڑکے کا نام "عبد الحفیظ" تجویز فرمایا ہے۔ احباب عزیز کی درازیٔ عمر و خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبد القدیر واقف زندگی قادیان

مذہب کی اصل غرض خداشناسی اور قربِ الٰہی کا حصول ہے

قادیان میں بورنیو کے احمدی نومسلم جناب محمد شریف بیتو کی تقریر

(بقیہ صفحہ اول)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ پیش کیا۔ اور قادیان اور ربوہ کی زیارت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ملاقات کا شرف حاصل ہونے پر خدا تعالےٰ کی حمد کی۔

آپ نے بتایا کہ گذشتہ سال برٹش نارتھ بورنیو شیل کمپنی (جہاں آپ ملازم ہیں) نے میرے لئے تین ماہ کی رخصت منظور کی اس عرصہ میں میں نے احمدیت کے مراکز ربوہ قادیان کی زیارت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ملاقات کرنے کی غرض سے ہند و پاکستان کے سفر کا فیصلہ کیا۔ اگرچہ میرے دوستوں نے مجھے تعطیلات کے ایام جاپان ہانگ کانگ وغیرہ تفریحی مقامات کی سیر و سیاحت میں گذارنے کا مشورہ دیا۔ مگر میں نے اس مبارک سفر کو ترجیح دی چنانچہ خدا تعالےٰ نے میرے لئے اس کے جملہ سامان سہولت تمام میسّر کر دیئے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

اپنے قبول اسلام کے وجوہات بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا میں چینی نسل سے ہوں اور برٹش بورنیو کے ایک گاؤں میں پیدا ہوا۔ میں پیدائشی طور پر بدھسٹ تھا اور دیگر بدھسٹوں کی طرح میں بھی اپنے بیوں کے چائنیز بدھ مندروں میں پوجا کے لئے جایا کرتا تھا۔ راسخ العقیدہ بدھسٹ ہونے کے باعث ابتداء میں مجھے اسلام یا عیسائیت کی طرف چنداں رغبت نہ تھی بلکہ اس کے برعکس اُس وقت میں ان مذاہب کی نسبت ایک گونہ نفرت کے جذبات رکھتا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ مجھے بت پرستی سے بے رغبتی ہونے لگی۔ حتیٰ کہ میں نے مندروں میں جانا کم کر دیا۔ اور میرے دل میں اسلام کی نسبت معلومات حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ ایک دوست سے مجھے قرآن کریم کا ترجمہ بھی مل گیا۔ اُس وقت میں احمدیت سے چنداں آشنا نہ تھا بلکہ میرے غیر احمدی دوست احمدیوں کی نسبت طرح طرح کی بدگمانیاں پیدا کرتے رہے۔ مثلاً کہتے کہ ان لوگوں کا کلمہ اور ہے۔ ان کی نمازیں ویسی نہیں جیسی دیگر مسلمانوں کی ہیں۔ یہ نماز کے وقت قبلہ کی طرف رخ نہیں کرتے۔ علاوہ ازیں قرآن کریم کے بارہ میں بھی اسی طرح غلط باتیں احمدیت کی طرف منسوب کرتے۔ آخر ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ میں جزیرہ لیبان کی طرف جا رہا تھا کہ میں نے کسی شخص کے بآوازِ بلند سورہ فاتحہ پڑھنے کی آواز سنی۔ میں نے غور سے جو دیکھا تو ایک احمدی قبلہ رو سینہ پر ہاتھ باندھ نماز پڑھتا دکھائی دیا۔ اس نظارہ نے احمدیت کے بارہ میں میرے خیالات کو یکدم بدل دیا۔ چنانچہ اسی احمدی دوست سے مجھے پیغام صلح کا نسخہ ملا۔ اس کے بعد کناور کے قادر صاحب احمدی اور انڈونیشیا کے سوکارنو بن احمد احمدی سے ملاقات ہونے پر احمدیت کا لٹریچر دستیاب ہو گیا جس کے مطالعہ سے مجھ پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت کھل گئی۔ اور میں نے دسمبر ۱۹۵۳ء میں جمعہ کے روز باقاعدہ طور پر بیعت کر کے داخلِ سلسلہ ہو گیا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

آپ نے فرمایا کہ اُس وقت سے میری خواہش تھی کہ مرکزِ سلسلہ میں جاؤں۔ چنانچہ میں خوش ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے میری خواہش پوری فرمائی اور آج میں آپ لوگوں کے درمیان موجود ہوں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مذہب کی اصل غرض خداشناسی اور قرب کا حصول ہے۔ اور آج روئے زمین پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی وہ دیوی مسلک ہے جو انسان کو قربِ الٰہی کی نعمت سے سرفراز کر سکتا ہے۔ آپ نے کہا قربِ الٰہی کا ایک واضح اور بیّن ثبوت دعاؤں کا قبول ہونا ہے۔ چنانچہ میں نے مشکلات و مصائب اور امتحانوں کے وقت متعدد بار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بذریعہ خطوط دعا کی درخواست کی۔ اور خود بھی دعاؤں میں لگا رہا اور ہر بار ہی اللہ تعالےٰ نے حضور کی دعاؤں کے طفیل نہایت غیر معمولی حالات میں کامیابی عطا فرمائی۔ اس موقعہ پر آپ نے قبولیتِ دعا کے متعدد ایسے واقعات بیان کئے جو خود اُن کی ذات اُن کی اولاد اُن کے دوستوں کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ اُن کی نسبت آپ نے کہا یہ سب چمکتے ہوئے روشن نشانات صداقت احمدیت پر گواہ ہیں۔

آپ نے بورنیو کے جملہ احمدی احباب مبلغین کرام مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری اور مکرم مرزا احمد ادریس صاحب اور خاص کر مکرم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب کی طرف سے احباب قادیان کو ہدیۂ خلوص سلام اور دعا کا پیغام پہنچایا اور وعدہ کیا کہ واپسی پر میں آپ حضرات کا محبت بھرا سلام بھی ضرور پہنچاؤں گا۔

آخر میں آپ نے ربوہ اور قادیان کے جملہ احباب کرام کے محبت بھرے حسن سلوک پر شکریہ ادا کیا۔

ترجمہ

چونکہ ایڈریس اور اس کا جواب دونوں انگریزی زبانوں میں تھے اس لئے ایڈریس پیش کئے جانے کے بعد اردو زبان میں اس کا خلاصہ مکرمی مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے اور جواب ایڈریس کا خلاصہ مکرمی سید عبدالحی صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول نے حاضرین کی خدمت میں پیش کیا۔

اس کے بعد محترم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے اپنے معزز مہمان کا شکریہ ادا کیا۔ اور ایک برجستہ تقریر میں معزز مہمان کی آمد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ گواہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان حقائق کی موجودگی میں مخالفین احمدیت کی مخالفت کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ پس ہمارے معزز مہمان کی آمد ہم سب کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہے کہ خدا کی ایک زمانہ پیشتر بتائی ہوئی بات کس شان سے پوری ہو رہی ہے۔

صدارتی تقریر

آخر میں صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نہایت دلنشیں پیرایہ میں واقعات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو واضح کیا۔ اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تقسیم ملک کے بعد لوگوں نے یہاں کس قدر ایسے آسمانی تازہ بتازہ نشانات دیکھے ہیں۔ جو ہمارے ایمان میں زیادتی کا موجب ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اسلام و احمدیت کی امن بخش روحانی تبلیغ کو اپنا محبوب قرار دیں تا ساری دنیا جلد از جلد اپنے حقیقی خدا کو پہچان لے۔

بعد دعا یہ بابرکت تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک

---

(۱) عورتوں کے حقوق اور اُن کی حفاظت کا طریق

قرآن مجید فرماتا ہے۔ ولھن مثل الذی علیھن۔ کہ اسلام نے عورتوں کو بھی ویسے ہی حقوق دیتے ہیں جیسے مردوں کو۔ لیکن اس کے باوجود عورت مظلوم رہتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عورت کو معلوم ہی نہیں کہ وہ کون سے حقوق ہیں جو اسلام نے دیئے ہیں۔ ان حقوق کو معلوم کرنے کے لئے ہماری جماعت کی مستورات کو ربوہ میں شائع شدہ کتاب ہدایت المقتصد منگوا کر پڑھنی چاہیئے۔ جس میں عورتوں کے جملہ حقوق بابت نکاح طلاق۔ ایلاء۔ ظہار وغیرہ بیان کر دیئے گئے ہیں۔ لجنہ اماءاللہ کی سیکرٹریان اور صدر بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کو منگوا کر مستورات میں اس کے پڑھنے کی تحریک کریں نیز اگر عورتوں میں اس کا درس دیں تو یہ عورتوں کو فائدہ دینے والا کام ہوگا اور عورتوں کو اپنے حقوق کا علم ہو جائے گا اور ان کی حفاظت کر سکیں گی۔ نیز جو بہنیں پڑھی لکھی ہیں اور صاحب استطاعت ہیں وہ خود بھی منگوا کر پڑھیں اور اپنی دوسری بہنوں کو بھی اس سے فائدہ پہنچائیں۔ یہ کتاب دفتر ہذا کے ذریعہ حاصل کی جا سکتی ہے۔ رقم کا پیشگی دفتر ہذا میں جمع کروانا ضروری ہوگا۔

کتاب کی قیمت مع محصول ڈاک چھ روپیہ پچھتر نئے پیسے ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

---

(۲) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کشوف و الہامات کا مجموعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے کشوف و الہامات کا مجموعہ عنقریب چھپ کر تیار ہو جائیگا۔ اس مجموعہ میں حضور کے الہامات و کشوف درج کر کے بتایا گیا ہے کہ کس طرح وہ الہامات و کشوف پورے ہوئے یہ مجموعہ ازدیادِ ایمان کے لئے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کے پاس مجموعہ کا ہونا ضروری ہے۔ یہ دوسروں کو تبلیغ کے لئے بھی ایک عظیم الشان ہتھیار ہوگا۔ اسلئے اپنے دوستوں اور عزیزوں کے لئے بھی زائد کاپیاں خریدنی چاہئیں۔ امراء و صدر صاحبان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ مطلوبہ نسخوں سے مطلع فرمائیں۔ نیز قیمت مع محصول ڈاک پیشگی نظارت ہذا کو ارسال فرمائیں اور کوپن منی آرڈر پر اس کی وضاحت بھی کریں۔ حجم اندازاً چار صد سے پانچ صد صفحات قیمت صرف پانچ روپے اور محصول ڈاک ۷۵ نئے پیسے۔

ایسی اطلاعات جلد دفتر ہذا میں آنی ضروری ہیں تاکہ اس کے مطابق جلدیں تیار کروائی جائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

---

(۳) تفسیر صغیر کے خواہشمند احباب توجہ کریں

تفسیر صغیر کے ریزرو نسخہ جات احباب تک بھجوائے جا چکے ہیں۔ کچھ نسخے باقی ہیں جو احباب خریدنا چاہیں وہ قیمت مع محصول ڈاک مبلغ ۲۵ - ۲۱ روپے نظارت ہذا کے نام بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں تا کہ تفسیر صغیر بھجوائی جا سکے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ہالینڈ میں یورپ کے احمدی مبلغین کی کامیاب سالانہ کانفرنس

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور پریس کے ذریعے ملک کی فضا اسلام کے زندگی بخش پیغام سے گونج اٹھی

صداقت اسلام پر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اور مبلغین اسلام کی ایمان افروز تقاریر۔ تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کیلئے اہم فیصلے

خبر رساں ایجنسیوں اور نمائندگانِ پریس کی شرکت۔ اخبارات میں تصاویر اور خبریں

ٹیلی ویژن کے ذریعے کانفرنس کے نظارے کئی دن تک دکھائے جاتے رہے

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج احمدیہ مشن ہالینڈ

(۱)

یورپ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

جماعت احمدیہ کو جس رنگ میں اور جس وسعت کے ساتھ اکناف عالم میں خدمت اسلام کی توفیق مل رہی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ ممالک غربیہ میں یہ مساعی سالہا سال سے جاری ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے خوش کن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ سعید روحیں جو شرک بدعت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ماری ماری پھرتی تھیں۔ اسلام کی روشنی پا کر راہ راست پر گامزن ہوتی جا رہی ہیں۔ اور اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اس چشمہ شیریں کے آب حیات سے سیراب ہو رہی ہیں۔

گذشتہ جنگ عظیم کے بعد سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نئے عزم اور ارادہ کے ساتھ یورپ میں تبلیغ اسلام کی طرف توجہ فرمائی اور ۱۹۴۶ء میں ہی مبلغین اسلام کے وفود یورپ روانہ فرمائے۔ یہ مبلغین حالات کے سازگار ہوتے ہی یورپ کے مختلف ممالک میں پھیل گئے ہیں۔ آج اس وقت کو بارہ سال گذر رہے ہیں۔ یہ عرصہ تبلیغی لحاظ سے کوئی ایسا لمبا عرصہ نہیں ہے مگر ہمارے پیارے امام کی دعائیں اور کوششیں معجزانہ رنگ میں بار آور ہوئی ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی ایمان افروز ہیں۔ انگلستان میں تو ہمارا مشن بہت پرانا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر بلاد غربیہ میں بھی اشاعت اسلام کا کام وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس مختصر سے عرصہ میں ہی جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ سپین۔ سکنڈے نیویا اور ہالینڈ میں تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں۔ اور بہت سی نومسلم جماعتوں کا قیام وجود میں آگیا ہے۔ ہر ملک میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے نام لیوا اور شیدائی عطا فرما دیئے ہیں۔ ہالینڈ اور جرمنی میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد بھی تعمیر ہو چکی ہیں۔ اور جرمنی کے شہر فرینکفرٹ میں ایک نئی مسجد کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے۔ سوئٹزرلینڈ اور سکنڈے نیویا میں مساجد کے لئے زمین خریدنے کے انتظامات تکمیل کے قریب ہیں۔ یہ تمام مقامات انشاء اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک لوائے اسلام کو بلند سے بلند تر رکھنے کا موجب ہوں گے اور چار دانگ یورپ میں ان کے ذریعہ اللہ اکبر کی صدائیں گونجتی ہی رہیں گی۔

اسلام کی تائید میں لٹریچر

گذشتہ بارہ سالوں میں ان اسلامی مراکز کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو اسلام پر متعدد کتب لکھنے کی توفیق ملی ہے مختلف اشتہارات اور پمفلٹس اسلام کی تائید میں شائع کئے گئے ہیں جن سے لاکھوں لاکھ افراد ان کے فیض سے مشرف باسلام ہوئے۔ ہالینڈ مشن کو بفضلہ تعالیٰ یہ کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی توفیق ملی کہ یہاں سے کلام اللہ قرآن پاک کو انگریزی جرمن و ڈچ زبانوں میں شائع کیا گیا۔ یہ تراجم ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو کر دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسلام کے مستقبل کو روشن سے روشن تر کرنے کے مزید سامان پیدا فرماتا چلا جائے۔ آمین

یورپ کے احمدیہ مشنوں کی چھٹی سالانہ کانفرنس

یورپ میں موجودہ تبلیغی دور کے شروع ہونے کے کچھ عرصہ بعد ہی یہاں کے مشنوں کو آپس کا تعلق اور رابطہ قائم رکھنے کا شدت کے ساتھ احساس ہوا۔ مختلف مشترک امور پر غور کرنے اور تبلیغ اسلام کو زیادہ مفید اور مؤثر بنانے کے ذرائع پر اجتماعی طور پر سوچنے کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ جملہ یورپین مشنوں کے باہمی مشورہ اور مرکز کی منظوری کے ساتھ ہر سال ایک کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ جو ہر سال یورپ کے مختلف شہروں میں منعقد کی جاتی رہی ہے۔ اور اپنے نتائج کے لحاظ سے بہت مفید ثابت ہو رہی ہے جس ملک میں کانفرنس منعقد ہوتی ہے نہ صرف وہاں کی جماعت میں ایک خاص بیداری پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ اس ملک کے طول و عرض میں بھی ایک خاص حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو تبلیغی نقطۂ نگاہ سے بہت اہم ہے۔ پریس کانفرنس اور پبلک جلسے اس اجتماع کے اہم جزو ہیں۔ اسی ملک کے مشہور مستشرقین کو بھی آئندہ اسی کانفرنس کے موقعہ پر مدعو کرنے کا ارادہ ہے۔

اس سال یہ کانفرنس ہالینڈ کے شہر ہیگ میں منعقد ہوئی۔ یہ دوسرا موقع تھا کہ یہ کانفرنس یہاں منعقد ہو رہی تھی پہلی دفعہ ۱۹۵۱ء میں یہ موقع پیدا ہوا۔ جبکہ مشن ہاؤس ایک کرایہ کے مکان میں تھا۔ لہذا جملہ کارروائی مشن ہاؤس سے باہر کرایہ کی جگہوں میں انجام دینا پڑی۔ اس مرتبہ حالات پہلے سے بہتر ہو چکے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب ہمارا نیا مشن ہاؤس تھا۔ اپنی مسجد تھی۔ جملہ مبلغین یورپ کے قیام و طعام کے انتظامات کے لئے سہولت تھی۔ نیز جلسوں اور تقاریب کے لئے بھی گنجائش موجود تھی۔ چنانچہ تمام مبلغین کو مشن ہاؤس میں ٹھہرایا گیا۔ اور پریس کانفرنس بھی مشن ہاؤس کے ہی میٹنگ ہال میں منعقد کی گئی۔

ہالینڈ مشن ہاؤس جیسا کہ احباب کو معلوم ہے احمدی مستورات کی بے مثال قربانی کا ثمرہ ہے۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر جس خلوص اور محبت کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔ وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری مستورات کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اس یادگار کی پورے طور پر اور صحیح معنوں میں قدر کرنے والے ہوں۔ آمین۔

کانفرنس کی ابتدائی تیاری

کانفرنس کے انعقاد میں ابھی دو ماہ کا عرصہ باقی تھا کہ ایک سرکلر تیار کیا گیا اور ممبران جماعت کے نام بھجوایا گیا۔ اس سرکلر میں ممبران پر اس کانفرنس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بہترین تعاون کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ وقت آنے پر جماعت نے بفضلہ تعالیٰ پورے ذوق اور شوق سے تعاون کیا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ اس لئے میں بھی اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دلی طور پر ان کا ممنون ہوں جنہوں نے اس اہم وقت میں اپنے پُر خلوص تعاون کا ثبوت دیا۔ محترم و مکرم جناب چوہدری صاحب کا وجود ہمارے لئے ایک نعمت عظمیٰ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ نے اپنی زریں نصائح اور نیک صحبت سے باوجود مصروفیت کے ہمیں متعدد بار نوازا۔ اسی طرح آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ نے بھی اپنا قیمتی وقت عطا فرما کر مشن کے ساتھ دلی ہمدردی کا ثبوت بہم پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزاء عطا فرما دے آمین۔ برادرم اکمل صاحب نے بھی باوجود طبیعت کی ناسازی کے دن رات ایک کر کے اپنے پر خلوص تعاون کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہتر جزاء عطا فرما دے۔ آمین۔

جماعت کے دوسرے افراد میں سے ہمارے نوجوان مسلم مسٹر خالد برائن (H. G. BRUIN) مسٹر ولی اللہ جانسن (W. M. Janssen) مسٹر محمود بیرن ہاؤٹ (M. J. BEEREN HOUT) اور ہماری بہن ناصرہ زمرمن (Nasirah Zimmerman) مسٹر اور مسز وحمان منصور (M.R. MRS. Dahman Mansur) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اجتماع کے قریباً تین ہفتہ قبل ساڑھے دس ہزار دعوت نامے چھپوا کر شہر کے گوشہ گوشہ میں پھیلا دیئے گئے۔ ہزاروں دعوت نامے ذاتی طور پر ہوٹلوں اور ڈاکخانوں میں تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا اور سینکڑوں بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔ اور فرداً فرداً شہر کے اہم مقامات پر تقسیم کئے گئے۔

اس موقعہ پر سب سے اہم اور مشکل کام پریس کانفرنس کا تھا۔ یورپین ممالک کے جرنلسٹ اور نمائندگان پریس اس وقت تک کسی جگہ کا رخ نہیں کرتے جب تک کہ ان کو اس موقع کی پوری پوری اہمیت سے آگاہ نہ کر دیا جائے۔ اس

بارہ میں تمام مشہور اخبارات کو ملکی اور غیر ملکی خطوط ارسال کئے گئے۔

جماعت احمدیہ کے حالات پر مشتمل ایک مختصر سا نوٹ ہمارے مشہور علم دوست ڈاکٹر فری برنگ نے تیار کیا تھا۔ ہم نے اسے سائیکلوسٹائل کر کے مختلف اخبارات کو بھجوایا۔ نیز کانفرنس کا پروگرام بھی شائع کیا گیا جو اخبارات کے علاوہ خاص خاص دلچسپی رکھنے والے احباب کو بذریعہ ڈاک ارسال کیا۔ اس کانفرنس کے موقعہ پر دو تفصیلی بیان سائیکلوسٹائل کر کے نمائندگان پریس میں تقسیم کئے گئے۔ ایک بیان پریس کانفرنس کے موقعہ پر اور دوسرا بیان کانفرنس کے اختتام پر۔

کانفرنس کا پروگرام

کانفرنس کے پروگرام کو مختصر طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک حصہ جو بنیادی حیثیت رکھتا تھا۔ مبلغین کے باہمی مشورہ پر مشتمل تھا۔

. . . .

دوسرا حصہ جس کے لئے ہم سب کو مجموعی طور پر کوشش کرنا تھی وہ پبلک جلسہ تھا اس حصے کے لئے ہمیں خرچ بھی زیادہ کرنا پڑا۔ اور محنت بھی کافی اٹھانا پڑی۔ اس غرض کے لئے ایک مشہور ہال کرایہ پر لیا گیا۔

اس بڑے جلسہ کی اطلاع بھی یہاں کے تمام مذہبی فرقوں اور اداروں کو بذریعہ ٹیلیفون دی گئی۔ اشتہارات دیئے گئے۔ اخبارات میں متعدد مرتبہ اعلانات شائع کروائے گئے۔ اور مختلف سرکلرز اور خطوط کے ذریعہ احباب کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ تقاریر چونکہ سب کی سب انگریزی میں ہو رہی تھیں۔ اس لئے تشہیر کی ضرورت بھی بہت زیادہ پیش آئی تا زیادہ سے زیادہ انگریزی سمجھنے والے طبقہ تک رسائی ہو سکے۔

تیسرے نمبر پر ہماری پریس کانفرنس تھی جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی تھی۔ چنانچہ اس کے لئے بھی بہت محنت کرنا پڑی۔ یہ خدا تعالےٰ کا بہت احسان ہے کہ یہ کانفرنس بہت کامیاب رہی۔ قریباً بیس نمائندگان پریس و اخبارات نے شمولیت کی جنہوں نے نہایت سنجیدہ رنگ میں اپنے اپنے حلقہ میں اس کانفرنس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا اور وسیع طور پر اس کی اشاعت کی جن کا مفصل طور پر ذکر آئندہ آئے گا۔

کانفرنس کا پہلا دن

جمعۃ المبارک مورخہ ۱۹ر ستمبر کانفرنس کا پہلا دن تھا۔ جملہ مبلغین ۱۸ر ستمبر کی رات تک ہی پہنچ چکے تھے۔ نماز جمعہ میں احباب جماعت کی آمد سے خاصی رونق تھی۔ جماعت کے افراد بڑے شوق سے خوشی اور مسرت کے آثار نمایاں لئے وہ بڑے ذوق شوق سے مسجد میں جمع تھے۔

ٹیلی ویژن کا نظارہ

اسی اثناء میں ٹیلی ویژن کے نمائندگان بھی تشریف لے آئے۔ اور ہمارے پروگرام کو ریکارڈ کرنے کے لئے آلات درست کر لئے۔ چنانچہ اس ابتدائی پروگرام کو ریکارڈ کر لیا گیا۔ اور دوسرے دن ہی شام کی خبروں کے پروگرام میں تمام ملک میں بذریعہ ٹیلی ویژن دکھایا گیا۔ عام طور پر خبریں ایک ہی دفعہ پروگرام کا حصہ ہوتی ہیں۔ مگر لوگوں کی دلچسپی کے پیش نظر ہمارا یہ پروگرام تین روز بعد ایک دفعہ پھر سارے ملک میں بذریعہ ٹیلی ویژن دکھایا گیا۔ مزید برآں خبر ملی ہے کہ ہالینڈ کے سب سے بڑے شہر ایمسٹرڈم میں یہ پروگرام ٹیلی ویژن کے ایک خاص پروگرام میں جس میں لوگ دور دور سے آکر جمع ہوتے ہیں سارا ہفتہ روزانہ دکھایا جاتا رہا۔

اس پروگرام میں انہوں نے سب سے پہلے مسجد کی عمارت پیش کی اور بتلایا کہ یہ احمدیہ مسلم مشن ہاؤس ہے جو ہیگ شہر میں واقع ہے۔ پھر مسجد کے مینار پر بنائے ہوئے اسلامی نشان ہلال اور ستارہ کو دکھایا گیا۔ بعدہ مسجد کا بورڈ دکھایا گیا۔ جس پر جلی حروف میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ اور باقی ڈچ عبارت تھی۔ بورڈ کا منظر بڑا دلکش تھا۔ اس کے بعد مبلغین کی آمد دکھائی گئی۔ خاکسار اور برادرم عبدالحکیم اکمل صاحب مسجد کے دروازہ پر کھڑے ان کا استقبال کر رہے ہیں۔ پھر مسجد کے اندرونی حصہ کو لیا گیا۔ سب سے پہلے اذان کا نظارہ ہے۔ ہمارے ایک ڈچ نوجوان خالد رادن اذان دے رہے ہیں۔

پوری اذان ریکارڈ کرنے کے بعد خطبہ جمعہ اور نماز کے چند ایک نظارے ہیں۔ پھر مکرم چوہدری صاحب بالقابہ کو مبلغین کرام کے درمیان دکھایا گیا ہے

یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہالینڈ مشن کی کوئی تقریب ٹیلی ویژن کے ذریعہ یہاں نشر کی گئی ہے۔ ان تصاویر کے ساتھ ڈچ زبان میں ایک تعارفی بیان بھی تھا۔ جس میں مشن کی سابقہ اور موجودہ کانفرنس کے متعلق مناسب معلومات دی گئی تھیں۔

پریس کانفرنس

نماز جمعہ کے بعد پریس کانفرنس کا پروگرام تھا۔ یہ پروگرام بفضلہ تعالےٰ امید سے بڑھ کر کامیاب رہا۔ ملکی و غیر ملکی پریس اور لوکل اخبارات کے نمائندگان اور بعض چوٹی کے روزناموں کے ایڈیٹر بھی موجود تھے۔ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے خاکسار نے چند کلمات کہے جس میں ہالینڈ مشن کی ابتداء اس کی مساعی اور مختصر حالات کا ذکر تھا۔ بعد ازاں برادرم شیخ ناصر احمد صاحب سیکرٹری کانفرنس نے نمائندگان پریس کی خدمت میں ایک بیان پیش کیا۔ یہ بیان پہلے سے ہی سائیکلوسٹائل کر کے تیار کر لیا گیا تھا۔ اس بیان میں جماعت کی مختصر تاریخ کانفرنس کا مقصد۔ یورپین مشنوں کے نمائندگان کا ذکر۔ یورپ میں تبلیغی مساعی کو وسیع تر کرنے کی تجاویز اور اپنے گزشتہ کام پر ریویو تھا۔ آخر میں اہل یورپ کو مشورہ دیا گیا تھا کہ وہ مسلم دنیا کے ساتھ اپنے موجودہ رویہ پر نظرثانی کریں کہ اسی میں سب کی بھلائی ہے۔ بیان میں خاص طور پر ذکر کیا گیا کہ ہم یہاں اسلام کا پُر امن پیغام لے کر آئے ہیں اور اسے پورے خلوص کے جذبات کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد نمائندگان پریس مختلف سوالات کرتے رہے۔ جن کے جوابات ہماری طرف سے دیئے جاتے رہے درمیان میں ہی سب آمدہ جماعتوں کی کافی وغیرہ سے بھی تواضع کی گئی۔ شام کے چھ بجے کھانے کی دعوت کے بعد اس روز کا پروگرام ختم ہوا۔

پریس کانفرنس کی کامیابی کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ہیگ شہر اور ملک کے دیگر شہروں سے تیس بتیس کے قریب اخبارات کے اقتباسات کے تراشے موصول ہو چکے ہیں۔ اور ابھی ان کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ بعض خبر رساں ایجنسیاں ٹیلیفون پر استفسارات کر رہی ہیں۔ اور بیرونی ملکوں میں بذریعہ تار برقی خبر بھجوا رہی ہیں۔ بعض اخبارات نے تصاویر بھی شائع کی ہیں اور تفصیلی حالات بھی لکھے ہیں۔

مبلغین کا پہلا اجلاس

مکرم جناب چوہدری صاحب بالقابہ کی زریں نصائح

مورخہ ۱۹/۹/۵۸ کی شام کو آٹھ بجے کا پہلا اجلاس یورپ میں تبلیغی مساعی پر غور و فکر کرنے کے لئے مشن ہاؤس میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے لئے مکرم محترم جناب چوہدری صاحب بالقابہ کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ آپ اپنی زریں نصائح اور دعا کے ساتھ افتتاح فرما دیں۔ چنانچہ آپ نے ہماری اس درخواست کو از راہ نوازش قبول فرماتے ہوئے اپنے نہایت قیمتی خیالات اور زریں نصائح سے مستفید فرمایا اور دعا فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

آپ نے منجملہ دیگر نصائح کے اسبات کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی کہ مبلغین صاحبان کو کیتھولک فرقہ کی تاریخ کا پورے طور پر علم ہونا چاہیئے کہ یہ فرقہ آج تک کن کن حالات سے گذرا ہے۔ اور کس کس رنگ کی تبدیلی اس میں پیدا ہوئی ہے۔ یہ نظام عیسائیت کا سب سے اہم نظام ہے۔ اور زمانہ وسطی کی نسبت آج بہت زیادہ مضبوط ہے۔ ان کے تابعین بڑی پختگی کے ساتھ اپنے عقائد پر قائم ہیں۔ اور یہ امر عین قرین قیاس ہے کہ تبلیغی دور میں ہمارا آخری مقابلہ اسی فرقہ سے ہو۔ لہٰذا اس کے متعلق ہماری معلومات بہت وسیع ہونی ضروری ہیں۔

پھر آپ نے عیسائیت کے دیگر مکاتیب فکر کا ذکر فرمایا۔ اور ان کے عقائد اور مذہبی رجحانات کا تذکرہ کیا۔ اور بتلایا کہ آجکل ایک گروہ بڑی سرعت کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ جو امریکہ میں عام ہے۔ مگر یورپ میں بھی پاؤں پھیلا رہا ہے۔ وہ آزاد خیال عیسائی ہیں۔ جو کٹر عیسائی عقائد کے خلاف ہیں۔ اور اپنے آپ کو لبرل کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ فرقہ لوگوں کو آہستہ آہستہ مذہب سے دور ہٹا کر دہریت کی طرف کھینچے چلا جا رہا ہے۔ بظاہر ان کا حملہ عیسائیت پر نظر آتا ہے۔ مگر دراصل یہ حملہ مذہب پر ہے۔ یہ گروہ اپنی آزادانہ روش کے پیش نظر سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ اور اس کا مقابلہ ہمیں سب سے پہلے کرنا ہوگا

آپ نے مزید فرمایا کہ تبلیغ میں جب وسعت پیدا ہو تو اس کے لئے تربیت یافتہ آدمیوں کی بھی بہت ضرورت ہوگی۔ جس کی طرف مرکز کو خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کہ وہ مغرب کی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مبلغین تیار کرے فلسفہ اور تاریخ ادیان کے مضمونوں کے علاوہ زبان کا مسئلہ بہت اہم ہے مغربی ممالک میں تبلیغ کے لئے عربی۔ انگریزی۔ فرانسیسی اور سپینش زبانیں بہت ضروری ہیں۔ قرآن کریم کا علم پوری طرح ہو۔ اور مبلغین اس کی تلاوت خوش اسلوبی سے کر سکتے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی علم حدیث میں بھی دسترس رکھنا بہت ضروری ہے۔ حدیث کے مطالعہ اور شغف سے انسان اپنے آپ کو صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں محسوس کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے سینہ کو کھول دیتا ہے۔

آپ نے اس ضمن میں الدواح الہدیٰ کے مطالعہ کی طرف خاص توجہ دلائی۔ نیز آپ نے خاص طور پر فرمایا کہ ان امور کے ساتھ ساتھ دعا کی عادت بھی پختہ ہونی چاہیئے۔ اس سے کبھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔ اس صورت میں لفضلہ تعالےٰ پھر کسی بھی میدان میں شکست کا منہ نہیں دیکھنا پڑے گا۔

اجلاس کے افتتاح کے بعد سب سے پہلے وہ پیغامات پڑھ کر سنائے گئے جو اس موقعہ پر مبلغین کے نام موصول ہوئے تھے۔

(۱) سب سے پہلا پیغام جو اجلاس میں پڑھا گیا وہ مکرم جناب وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے تھا۔

(۲) دوسرا پیغام مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی طرف سے موصول ہوا۔

(۳) تیسرا پیغام مکرم جناب نسیم سیفی صاحب (نائیجیریا) کا تھا جو یہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کن صورتوں میں

پیشگوئی دربارۂ مصلح موعودؔ تین کو چار کرنیوالا کے مصداق ہیں

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیان)

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی میں مصلح موعود کی ایک صفت یہ بھی بتائی گئی ہے۔ کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ اس صفت کی حقیقت ایک گذشتہ مضمون میں واضح کی گئی تھی۔ اور یہ بتایا گیا تھا کہ اس جملہ کی ساخت اور بناوٹ نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات و تشریحات اس امر پر شاہد ہیں کہ اس میں کافی وسعت اور لچک ہے۔ اور یہ الہام کئی رنگوں اور صورتوں میں پورا ہونے والا تھا۔ چونکہ جناب مولوی محمد علی صاحب سابق امیر منکرین خلافت نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ مذکورہ تمام پیشگوئی میں سے صرف یہی ایک فقرہ محکم ہے۔ اور باقی تمام پیشگوئی متشابہات سے ہے۔ ان شاء اللہ ہم اس کے متعلق خاص طور پر یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ بابرکت اولاد میں سے آپ کے بڑے صاحبزادہ یعنی موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہر لحاظ سے اس کے پورے پورے مصداق ہیں۔ اور یہ پیشگوئی مختلف رنگوں میں بار بار آپ کے وجود میں پوری ہو چکی ہے۔

حرف اوّل

اب ہمیں ایسی باتیں دیکھنی ہونگی جن کا تعلق خاص طور پر آپ کے ساتھ ہے۔ کوئی خود بدخواہ اور جلد باز یا غلط خیالات رکھنے والا دوست یہ نہیں کہہ سکتا کہ تمہاری بیان کردہ صورتیں یا ان میں سے کوئی صورت اپنے اندر اہمیت نہیں رکھتی کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبارک کی اسی قسم کی صفت کی تشریح کے ضمن میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ اس نے تین دنوں و تین گھنٹوں وغیرہ کو چار کر دیا۔ اور اس نے چار پیشگوئیاں پائیں۔ پس حضور کے ان معنوں کو پیش نظر رکھ کر ہم تحریر کی جانے والی صورتوں کی اہمیت کا اندازہ کر کے اس کے مصداق کے متعلق آسانی سے فیصلہ کر سکتے ہیں حضرت مسیح موعودؑ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ معنوں کی وسعت کو ظاہر کرنے کے لئے تحریر فرمایا ہے۔ ورنہ تین گھنٹوں یا دنوں یا پیشگوئیوں کو چار کرنے میں مبارک مرحوم کے کسی ذاتی کارنامے کا کچھ بھی دخل نہیں۔ مگر ہم حضرت امام جماعت کے متعلق تین کو چار کرنے کے بارہ میں ایسی صورتیں بھی پیش کریں گے جن میں آپ کے ذاتی کارناموں کا بھی دخل ہے۔ بہرحال وہ تمام صورتیں ایسی ہوں گی جن کا تعلق آپ کی ذات سے کسی نہ کسی پہلو سے ضرور ہے

کئی صورتیں

اب میں اس جگہ اس کے متعلق کئی ایک صورتیں درج کرنا چاہتا ہوں۔ جن کے ذریعہ سے یہ پیشگوئی آپ کے وجود میں پوری ہوتی ہے۔

(۱) پہلی صورت جس کے ذریعہ سے یہ پیشگوئی آپ کے وجود میں پوری ہوئی ہے یہ ہے کہ آپ چوتھے لڑکے یا چوتھے بچہ ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبارک پسر چہارم سے متعلق اس قسم کے ایک دوسرے فقرہ کی تشریح میں اس کے لئے یہ بیان فرمایا تھا کہ وہ چوتھا لڑکا ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا۔

"خدا نے تین لڑکے مجھے اس نکاح سے عطا کئے جو تینوں موجود ہیں صرف ایک کی انتظار ہے (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۵)"

مگر مصلح موعود کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ

"چوتھا لڑکا یا چوتھا بچہ ہوگا"
(تریاق القلوب صفحہ ...)

اب یہ بالکل واضح ہے کہ جب چوتھا کا لفظ مصلح موعود و مبارک ہر دو لڑکوں کے لئے استعمال ہوا تھا۔ اور دوسری طرف مصلح کے لئے یہ ضروری شرط تھی کہ وہ بشیر اول کے بعد بلا توقف دوسرے نمبر پر پیدا ہوگا۔ تو مصلح موعود و مبارک ہر دو بشیر اول کے بعد ہونے والا چوتھا یعنی آخری لڑکا نہیں ہو سکتے تھے۔ ضروری تھا کہ حسب وضاحت مبارک تو آئندہ پیدا ہونے والے لڑکوں میں سے چوتھا لڑکا ہوتا۔ جیسا کہ وقوع میں آگیا۔ اور مصلح موعود اس کے سوا کسی اور جہت سے چوتھا لڑکا یا چوتھا بچہ ہوتا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین میں یہ وصف موجود ہے۔ آپ اپنے سے پہلے تین لڑکوں کے بعد چوتھے لڑکے ہیں۔ کیونکہ آپ سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں یعنی اول جناب مرزا سلطان احمد صاحب دوم مرزا فضل احمد صاحب سوم بشیر اول پیدا ہو چکے تھے اور چہارم آپ یعنی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ آپ اپنے سے پہلے تین زندہ بچوں کے بعد چوتھے بچہ ہیں آپ سے قبل جناب مرزا سلطان احمد صاحب مرزا فضل احمد صاحب اور عصمت لڑکی تین بچے موجود تھے۔ پس ان ہر دو صورتوں میں یہ پیشگوئی آپ کے وجود کے ذریعہ سے پوری ہو گئی۔ اور پھر آپ بشیر اول کے بعد بلا توقف دوسرے نمبر پر ہیں اس لئے آپ اس کے حقیقی مصداق ہیں

(۳) مزید یہ کہ اگر پچھلی طرف سے بھی شمار کیا جائے تو بھی آپ چوتھے ہی نمبر پر آتے ہیں۔ اور اس طرح تین پہلے اور تین بعد میں ہونے کی وجہ سے آپ ان کے عین درمیان میں ہوتے ہیں۔ اور آپ ان دونوں فریقوں میں سے ہر ایک فریق کی تین کی تعداد کو چار کرنے والے ہیں۔ اگر مبارک مرحوم صرف ایک اعتبار سے چوتھا لڑکا تھا تو آپ تین لحاظ سے چوتھے ٹھہرتے ہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے کہ مصلح موعود کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا تھا کہ وہ بشیر اول کے بعد پیدا ہونے والوں میں سے چوتھا ہوگا تو یہ اس کی غلطی ہے۔ یہ بات صرف مبارک ہی کے لئے مخصوص تھی مصلح موعود کے لئے ضروری نہ تھی۔ بلکہ اس کے لئے اس کے سوا کسی اور جہت سے چوتھا لڑکا یا چوتھا بچہ ہونا ضروری تھا۔ پس یہ عقلمند کا کام ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ آیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کسی جہت سے چوتھے لڑکے یا چوتھے بچہ ہیں یا نہیں اگر ہیں تو فیصلہ ختم۔ سبز اشتہار میں واضح طور پر یہ بتا دیا گیا تھا کہ مصلح موعود بشیر اول کے بعد بلا توقف دوسرے نمبر پر پیدا ہوگا۔ پس بشیر اول کے بعد دوسرے نمبر پر پیدا ہونے والا کسی اور ہی جہت سے چوتھا ہو سکتا تھا نہ کہ ان میں سے چوتھے نمبر پر پیدا ہونے والا۔ پس وہی لڑکا اس کا مصداق قرار پا سکتا ہے۔ جو بشیر اول کے بعد دوسرے نمبر پر بلا توقف پیدا ہوتا اور پھر وہ کسی اور جہت سے چوتھا لڑکا یا چوتھا بچہ بھی ہوتا۔ کیونکہ اس کے لئے ایک اعتبار سے دوسرا ہونا اور ایک اعتبار سے چوتھا ہونا لازمی تھا۔ اور یہ دونوں امور بھی صرف آپ ہی میں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے صرف آپ ہی اس کے مصداق ہیں۔

(۴) جس طرح مبارک مرحوم نے تین اوقات کو چار کر دیا تھا اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تین سالوں کو چار کر دیا مبارک چوتھے مہینے چوتھے دن اور چوتھے گھنٹے میں پیدا ہوا تھا۔ اور آپ پیشگوئی کے بعد چوتھے سال میں پیدا ہوئے یہ پیشگوئی ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی۔ آپ کی پیدائش ۱۸۸۹ء میں ہوئی۔ اور اس طرح آپ نے بھی تین اوقات کو چار کر دیا۔ اہل پیغام کے نزدیک بھی ان کا فرضی لڑکا تین صدیوں کو چار صدیاں کرنے کا موجب خیال کیا جاتا ہے۔ (مجدد اعظم صفحہ ۱۵۹) پھر اگر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی تین دنوں کو چار کرتے ہیں۔ تو یہ علامت کیوں آپ کے حق میں پیش نہیں ہو سکتی۔

(۵) ہم دیکھتے ہیں کہ مبارک مرحوم نے چار پیشگوئیاں پائی تھیں۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی بات کا ذکر فرمایا ہے۔ بعینہٖ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی چار پیشگوئیاں پائیں یہ الگ امر ہے کہ وہ چار پیشگوئیاں آگے در جنوں ضمنی پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں۔ ان چار پیشگوئیوں میں سے پہلی پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی ہے۔ دوسری پیشگوئی ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء والی ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ سے اطلاع پا کر مصلح موعود کے متعلق یہ خبر دی گئی تھی کہ وہ نو سال کے عرصہ میں ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو یا بدیر۔ تیسری پیشگوئی تتمہ دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں محمود نام کے ساتھ شائع کی گئی تھی اور چوتھی پیشگوئی سبز اشتہار میں یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو شائع کی گئی تھی۔ اس میں یہ بتایا گیا تھا محمود ہی مصلح موعود ہے۔ اسی سبز اشتہار میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ مصلح موعود بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا۔ اسی وجہ سے اس کا ایک نام بشیر ثانی یا دوسرا بشیر بھی رکھا گیا تھا۔

(۶) حضرت امیر المومنین نے اللہ تعالےٰ کی مدد سے پیشگوئی کے ذریعہ سے چار نام پائے (۱) فضل (۲) محمود (۳) بشیر ثانی یا دوسرا بشیر (۴) فضل عمر۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ان چاروں ناموں سے موسوم ہیں اور ساری جماعت میں چاروں ہی نام مشہور ہیں کیونکہ یہ نام آپ کی چار خاص صفات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

(۷) آپ کی خلافت سے قبل جماعت میں اخبار الحکم، تشحیذ الاذہان اور بدر جاری تھے آپ نے الفضل اخبار جاری فرما کر ان تین کو چار کر دیا۔ اس وقت کسی نئے اخبار کا اجراء بظاہر حالات ناممکن تھا۔ خزانہ خالی تھا۔ پھر اہل پیغام کے فتنہ کی وجہ سے جماعت ایک خطرناک ابتلاء میں سے گذر رہی تھی۔ مگر اس کی اشد ضرورت تھی بعض حالات میں پہلے تین اخباروں و رسالوں کا چلانا بھی مشکل ہو رہا تھا پیغام صلح کے زہر کو دور کرنے کے لئے آپ نے ایک اور اخبار کا اضافہ کر کے اپنی اولوالعزمی کا

ثبوت دیا۔ آج الفضل کے اجرا کی اہمیت کو جماعت خوب سمجھتی ہے۔

(۸) اہل پیغام نے اول الوصیت کے مطابق حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب کرکے چھ سال تک اسی گدی میں خلافت کے جوئے کے نیچے کھیں مگر بعد میں اس سے باغی ہوگئے اور ان کا انکار کر دیا۔ لیکن پھر لاہور جاکر اس کے بغیر اپنی دال گلتی نہ دیکھکر خلافت کی طرف پلٹا کھایا۔ اور ایک کے بجائے چار خلیفوں کا انتخاب کرکے اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی ماری۔ ان کے چار منتخب خلیفے حسب ذیل تھے۔

(۱) جناب خواجہ کمال الدین صاحب (۲) جناب میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی (۳) میاں غلام حسن صاحب پشاوری (۴) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گویا آپ نے اہل پیغام کے انتخاب کردہ تین خلیفوں پر ان کے علی الرغم جبکہ انہیں چار کر دیا۔ اور اسی طرح خود ان کے اپنے منہ سے خلافت کے بارہ میں ان پر اتمام حجت کر دی۔ یہ ایک نہایت ہی غیر معمولی بات ہے جو آپ کو اپنے حالات میں حاصل ہوئی جبکہ مولوی محمد علی صاحب جیسا انسان بھی اس انتخاب میں اہل پیغام کی نظر میں نہ چڑھ سکا۔ اور جبکہ لاہوری اپنی رائے کسی صورت میں یہ نہ چاہتے تھے کہ آپ کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور آئے۔ بلکہ وہ آپ کو ایک معمولی بچہ اور اپنے آپ کو "خیلہ منہ" کا مصداق قرار دے کر آپ کی خلافت سے منکر ہو بیٹھے تھے۔

(۹) آنجہانی خلافت ثانیہ کے ایام میں جناب مرزا سلطان احمد صاحب کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں احمدیت میں داخل نہ ہوئے تھے۔ احمدی بنا کر تین احمدی لڑکوں کو چار کر دیا۔ پہلی صورت میں تو آپ خود شامل ہوکر تین کو چار کیا تھا مگر اس صورت میں آپ نے خود شامل ہوکر نیز ایک اور کو شامل کرکے تین کو چار کیا۔

میں اوپر بتا چکا ہوں کہ یہ غلطی ہے کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ اس فقرہ میں صرف اسی امر کی پیشگوئی تھی کہ مصلح موعود جناب مرزا سلطان احمد صاحب کو احمدی بنا کر تین احمدی لڑکوں کو چار احمدی لڑکے بنا دے گا۔ کیونکہ اس فقرہ میں کسی خاص پہلو کی تعیین نہیں۔ اس لئے اس میں اس امر کے متعلق بھی پیشگوئی تھی۔ اور اس کے علاوہ دیگر امور کے متعلق بھی۔ چنانچہ واقعات بھی اس امر کی تائید کر رہے ہیں۔

اس جگہ ایک اور بات کا ذکر کر دینا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اور وہ یہ کہ جناب مرزا سلطان احمد صاحب نے بھی تین احمدی لڑکوں میں شامل ہوکر انہیں چار کر دیا۔ اور اسی طرح صاحبزادہ مبارک احمد مرحوم کی وفات کی وجہ سے جو ایک لڑکے کی جگہ خالی ہوگئی تھی اسے پر کر دیا۔ اس وجہ سے وہ بھی ایک طرح تین کو چار کرنے والے بن گئے۔ اور یوں ان کے ذریعہ سے ... الہام بھی پورا ہوگیا جس کا ذکر مندرجہ ذیل عبارت میں موجود ہے۔ حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں:-

"جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ

يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ

یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائمقام اور شبیہ ہوگا"

(اشتہار نمبرہ ۵ جون ۱۹۰۸ء)

جس طرح اس عبارت سے یہ استدلال ہوسکتا ہے کہ آئندہ حضور کی اولاد میں کوئی ایسا لڑکا پیدا ہونے والا تھا۔ جو مبارک کا قائمقام بننے والا تھا۔ اسی طرح اس سے یہ استدلال بھی ہوسکتا ہے۔ کہ اس میں اس امر کی طرف بھی اشارہ تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ جناب مرزا سلطان احمد صاحب احمدی ہوکر مبارک کی جگہ پُر کر دینگے۔ پس ان کے احمدی ہونے سے ایک طرف تو یہ الہام پورا ہوگیا اور دوسری طرف جہاں وہ خود تین کو چار کرنے والے بنے وہاں ان کے ذریعہ سے حضرت امیر المومنین جن کے دست مبارک پر بیعت کرکے وہ احمدی ہوئے تھے۔ انہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل کرنے کی وجہ سے تین کو چار کرنے والے ٹھہرے۔

میں سابقہ مضامین میں یہ امر ذکر کر چکا ہوں کہ حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریرات سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ تین کو چار کرنے والے لڑکے کم از کم دو تو ضرور ہیں۔ یعنی مبارک احمد و محمود احمد۔ اب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جناب مرزا سلطان احمد صاحب وہ تیسرے لڑکے ہیں جنہوں نے تین میں شامل ہوکر انہیں چار کر دیا۔ چونکہ اس پیشگوئی نے کئی رنگوں میں پورا ہونا تھا اس لئے ضمنی طور پر ایک عجیب رنگ میں خدا تعالیٰ نے ان کا ذکر بھی اس پیشگوئی میں مبارک کے قائمقام کے طور پر پوشیدہ لکھا ہوا تھا جو اپنے وقت پر خود بخود ظاہر ہوگیا۔

(۱۰) مبارک نے چوتھے مہینہ میں پیدا ہوکر تین مہینوں کو چار کر دیا تھا۔ اس کے بالمقابل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تین بیویوں کو چار کر دیا پہلے آپ کے گھر میں ام ناصر، امۃ الحی اور ام طاہر تھیں۔ پھر آپ نے ام وسیم سے شادی کرلی اور اس طرح ان کے ذریعہ سے آپ کی تین بیویاں چار ہوگئیں۔ اور آپ تین کو چار کرنے والے ٹھہرے۔

(۱۱) مبارک احمد نے چوتھے دن پیدا ہوکر تین دنوں کو چار کر دیا تھا۔ حضرت امیر المومنین نے دوسری مرتبہ پھر تین بیویوں کو چار کر دیا۔ اور وہ اس طرح کہ چار بیویوں میں سے امۃ الحی وفات پاگئیں جس پر آپ نے ان کی جگہ ام رفیع سے شادی کرلی۔ اور ان کے ذریعہ سے چار کی تعداد پھر پوری ہوگئی۔

(۱۲) مبارک نے تین گھنٹوں کو چار کیا تھا مگر آپ نے تیسری مرتبہ بھی تین بیویوں کو چار کر لیا۔ کیونکہ آپ کی بیویوں میں سے جب ام طاہر وفات پاگئیں تو ان کے بعد آپ نے ام متین سے شادی کرلی۔ اور اس طرح کمی پوری ہوکر تعداد پھر چار تک پہنچ گئی۔

(۱۳) جب اس کے بعد ام طاہر فوت ہوگئیں تو آپ نے انکی جگہ بشریٰ بیگم سے شادی کرلی۔ جس سے چار کی تعداد قائم رہی اور اس طرح آپ پھر تین کو چار کرنے والے ٹھہرے۔

(۱۴) مبارک نے تو تین اوقات کو صرف تین دفعہ چار کیا تھا۔ مگر آپ نے تین بیویوں کو چار دفعہ چار کیا گویا تین کو چار کرنے کے ان تین واقعات کو بھی آپ نے چار کرکے اپنے آپ کو اس صفت کا مصداق ثابت کر دیا۔ چار چار شادیاں کرنا کوئی معمولی بات نہیں یہ بات بڑی قربانی کو چاہتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نرینہ اولاد میں سے کسی اور کو یہ توفیق نہیں ملی کہ وہ تین شادیاں کرتا اور پھر ایک اور کرکے تین کو چار کر لیتا یہ توفیق صرف آپ ہی کو ملی ہے۔ لاہوریوں کا ذہن گو طنزاً ہی سہی مگر اس امر کی طرف گیا جس کا ذکر مباحثہ راولپنڈی میں ان کے پرچہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ ان کا طنز ایسا ہی ہے جیسا کہ عیسائیوں اور آریوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے۔ ان کا طنز اگر آنحضرت صلعم کی بیویوں پر ہے۔ تو اہل پیغام کا حضرت امیر المومنین کی چار بیویوں پر۔ جن کی تعداد کا جواز خود ان کے ہاں بھی مسلم ہے۔ بہر حال جب چار بیویوں میں سے ایک بیوی وفات پا جاتی رہی تو اللہ تعالیٰ آپ کو پھر توفیق دے دیتا رہا کہ اس کمی کو پورا کرکے پھر ایک بار تین کو چار کرلیں۔ اور یہ امر غیر معمولی ہے کہ اس قسم کے تین واقعات کو بھی آپ نے چار کر دیا۔ یعنی تین بیویوں کو چار کرنے کی توفیق آپ کو چار دفعہ ملی۔

(۱۵) تنظیم کے لحاظ سے آپ نے چار قسم کی مجالس قائم فرمائی ہیں (۱) مجلس انصار اللہ (۲) مجلس خدام الاحمدیہ (۳) مجلس اطفال الاحمدیہ اور چوتھی قسم کی مجلس عورتوں کی ہے یعنی لجنۃ اماء اللہ اس چوتھی قسم کی مجلس کے ذریعہ سے آپ نے عورتوں کو بھی تنظیم میں شامل کرکے انہیں مردوں کے دوش بدوش کھڑا کر دیا اور اس طرح آپ نے مردوں کی تین قسم کی مجالس میں عورتوں کی چوتھی قسم کی مجالس کو شامل کرکے پھر ایک بار تین کو چار کرکے اپنے آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق ثابت کر دیا آپ کی یہ تقسیم بالکل فطرتی تقسیم ہے۔ اس تنظیم کا جماعت کی ترقی و استحکام کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔

(۱۶) ہمارے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے خلافت ثانیہ کے زمانہ تک مندرجہ ذیل تین تفاسیر شائع ہوئی تھیں

(۱) حضرت مسیح موعود کی اپنی تفسیر جو بعد میں اجتماعی صورت میں خزینۃ العرفان کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

(۲) دوسری حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے جو درس القرآن کی صورت میں اخبار بدر کے ساتھ شائع ہوتی رہی ہے۔ عرفانی صاحب کے ترجمۃ القرآن کا دار و مدار بھی وہی تفسیر ہے۔

(۳) تیسری تفسیر سروری ہے جو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے تحریر فرمائی ہے۔ اور ریویو اردو کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ چوتھی تفسیر کبیر ہے جو حضرت امیر المومنین نے لکھی ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف بھی ہے۔ پس آپ نے اس تفسیر کے ذریعہ سے پہلی تین مذکورہ تفسیروں کو چار کر دیا ہے۔

(۱۷) یوں تو قرآن کریم نے یہ بتایا ہے کہ انبیاء کے زمانہ میں مومنوں کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں کفار کی بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آتی رہی ہیں مگر ۳۱۳ والا موقعہ تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ آپ سے قبل تاریخ اس قسم کے واقعہ کا تین دفعہ اعادہ ہوا ہے۔

(۱) ایک دفعہ بنی اسرائیل میں خدا تعالیٰ نے ۳۱۳ مخلصین مومنین کو ان کے دشمنوں پر غالب کر دیا تھا (بخاری)

(۲) اس کے بعد دوسری دفعہ یہ واقعہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بدر کے مقام پر جنگ بدر کے موقع پر ظاہر ہوا تھا۔ جبکہ بائیبل و قرآن کریم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق ۳۱۳ اصحاب نبی صلعم کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار دشمنوں پر فتح عظیم اور نمایاں غلبہ عطا فرمایا تھا۔

(۳) تیسری دفعہ یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آنحضرت صلعم کی ایک پیشگوئی کے مطابق یہ واقع ہوا۔ اور ۳۱۳ اصحاب کو آپ کے ہاتھ پر جمع ہونے میں کامیابی حاصل ہوئی اور ان کے نام رضعانی کتاب میں شائع کئے گئے۔ اور احمدیوں کی تعداد باوجود اشد مخالفتوں کے اس حد تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئی جو کتابی صورت میں محفوظ کی گئی۔ (باقی)

چندہ تعمیر چار دیواری بڑا باغ و مرمت مقامات مقدسہ

میں

کم از کم مبلغ یکصد روپیہ تک حصہ لینے والے احباب کے نام

بہشتی مقبرہ اور اس سے ملحقہ بڑے باغ کے ارد گرد پختہ چار دیواری کی تحریک کئی سالوں سے جاری ہے اسی طرح غیر معمولی مرمت مقامات مقدسہ کے متعلق بھی ایک عرصہ سے چندہ کی تحریک جاری ہے۔ اور احباب کا اعلان بھی نظارت ہذا کی طرف سے متعدد بار بذریعہ اخبار بدر و سرکلر کیا جا چکا ہے کہ جو احباب ان ہر دو تحریکات میں کم از کم مبلغ یکصد روپیہ کی رقم ادا کریں گے۔ اُن کے نام مستقل یادگار و دعا کی غرض سے دیوار پر کندہ کروانے کا انتظام کیا جائے گا۔

چنانچہ اب تک ان تحریکات میں جن احباب کو مبلغ یکصد روپیہ یا اس سے زائد رقم ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اُن کے نام یکجائی طور پر معہ تفصیل رقم شائع کئے جا رہے ہیں۔ اور عنقریب ان احباب کے نام دیوار بہشتی مقبرہ میں سنگ مرمر کی تختی پر لکھوا کر نصب کروائے جا رہے ہیں۔

اگر کسی ایسے دوست کا نام جس نے اِن تحریکات میں کم از کم یکصد روپیہ یا اس سے زائد رقم ادا کی ہو اور اُس کا نام اس فہرست میں شائع ہونے سے رہ گیا ہو تو اُسے چاہیئے کہ وہ دو ہفتہ تک دفتر ہذا میں ادائیگی رقم کا حوالہ دیتے ہوئے اطلاع دے تاکہ بعد پڑتال اُس کا نام بھی اس فہرست میں شامل کیا جا سکے۔

نیز جو احباب اب بھی اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں اُن کو چاہیئے کہ وہ کم از کم یکصد روپیہ کی ادائیگی کر کے عند اللہ ماجور ہوں ابھی بڑے باغ کی شمالی دیوار کی تعمیر باقی ہے جس کے لئے کثیر اخراجات کی ضرورت ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام	مقام	رقم
۱	مکرم بابا خدا بخش صاحب درویش	قادیان	۱۳۸۷ — ۰۰
۲	” سیٹھ محی الدین صاحب	چنتہ کنٹہ	۴۰۷ — ۰۰
۳	محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد عمر صاحب سہگل	کلکتہ	۲۵۰ — ۰۰
۴	” ” ” محمد بشیر صاحب سہگل	”	۲۵۰ — ۰۰
۵	مکرم محمد احمد صاحب غوری	”	۱۰۰ — ۰۰
۶	مجلس خدام الاحمدیہ	”	۱۵۲ — ۰۰
۷	مکرم محمد الاب صاحب ایڈیشنل کمشنر	رائچی	۱۰۰ — ۰۰
۸	محترمہ امۃ العزیز خاتون عنا اہلیہ ” ”	”	۱۰۰ — ۰۰
۹	مکرم صدیق امیری صاحب	موگرال	۱۸۰۰ — ۰۰
۱۰	محترمہ اہلیہ صاحبہ ” ”	”	۱۰۰ — ۰۰
۱۱	مکرم سید حسین صاحب معہ خاندان	کاچی گوڑا	۱۰۰ — ۰۰
۱۲	” مرزا ... بیگ صاحب	گونڈہ	۱۰۰ — ۰۰
۱۳	” والدین مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر	افریقہ	۱۰۰ — ۰۰
۱۴	مجلس خدام الاحمدیہ	حیدرآباد	۱۲۵ — ۰۰
۱۵	” سید اختر احمد صاحب پروفیسر پٹنہ کالج	پٹنہ	۱۰۰ — ۰۰
۱۶	” بی احمد صاحب	مرکرہ	۱۹۵ — ۰۰
۱۷	” زیتون بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم منیخ خان صاحب	کیرنگ	۱۱۲ — ۰۰
۱۸	جماعت احمدیہ سکندرآباد	سکندرآباد	۶۳۰ — ۰۰
۱۹	” ” یادگیر	یادگیر	۶۰۰ — ۰۰
۲۰	” ” کویت	کویت	۳۸۱ — ۴۰
۲۱	مکرم محمد اسمٰعیل صاحب	یادگیر	۴۴۱ — ۰۰
۲۲	” مرزا شبیر علی بیگ صاحب	مانگا گوڑا	۲۸۰ — ۰۰
۲۳	” مسعود احمد صاحب	کویت	۱۰۰ — ۰۰
۲۴	” سید یعقوب الرحمٰن صاحب	کٹک	۲۴۰ — ۰۰
۲۵	” میر عبد الجلیل صاحب شموگہ	شموگہ	۱۰۰ — ۰۰
۲۶	” یحییٰ پینتر صاحب انڈونیشین	بمبئی	۱۰۰ — ۰۰
۲۷	” نعمت اللہ احمد صاحب ایاز	افریقہ	۱۵۰ — ۰۰

بقایا چندہ جلسہ سالانہ

احباب جماعت و عہدیداران کی خاص توجہ کے لئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی ختم ہو چکا ہے۔ احباب جماعت کو چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی اصولاً جلسہ سالانہ سے قبل کرنی چاہیئے تھی۔ لیکن ابھی جماعتوں کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ کا کافی بقایا ہے۔ اخراجات کا بار چندہ جلسہ سالانہ سو فیصدی وصول نہ ہونے کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ پر ہے۔ اور یہ بار تب ہی اتر سکتا ہے جبکہ جماعت کا ہر فرد اپنے اس بقایا کی سو فیصدی ادائیگی کر کے فرض شناسی کا ثبوت دے۔

اس لئے احباب جماعت اور عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ اپنے بجٹ کا جائزہ لیں اور جن احباب کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ قابل واجب الادا ہو ان سے جلد تر وصولی فرما کر مرکز میں بھجوائیں۔ اور کوشش کی جائے کہ آخر دسمبر ۱۹۵۵ء تک کوئی جماعت اور کوئی فرد ایسا باقی نہ رہے جس نے چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کر دی ہو۔

امید ہے احباب اور عہدیداران جلد از جلد چندہ جلسہ سالانہ سو فیصدی ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

ششماہی بجٹ

اور

احباب جماعت کا فرض

نظارت بیت المال کی طرف سے سیکرٹریان مالی جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں ان کے لازمی چندہ جات کی ششماہی آمد اور بقایا کی پوزیشن سے اطلاع دیتے ہوئے اُنہیں تحریک کی جا چکی ہے کہ وہ اپنے ذمہ منظور شدہ بجٹ آمد کے مقابل پر جس قدر کمی رہ گئی ہے۔ اسے جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں تا آخر مالی سال تک سو فی صدی ادائیگی ممکن ہو سکے۔ موجودہ مالی سال کے چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ اور آمد کی موجودہ رفتار کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعتوں کے نام اُن کے ذمہ بجٹ کا بیشتر حصہ ابھی تک بقایا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنی مالی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے کما حقہٗ ادائیگی چندہ جات کی طرف متوجہ ہو۔ جماعت کے امراء، صدر صاحبان سیکرٹریان مالی اور دیگر عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ مالی فرائض کی ادائیگی میں عملی قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور اپنی جماعتوں کے سست اور بقایا دار دوستوں کو بیدار اور ہوشیار کرنے کی پوری جد و جہد کریں۔ یہ وقت غفلت اور سستی کا نہیں ہے بلکہ قربانی کے میدان میں اپنا قدم بڑھا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ہے۔ مجھے امید ہے کہ جملہ مخلصین جماعت فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام	مقام	رقم
۲۸	مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب	یادگیر	۱۰۰ — ۰۰
۲۹	” رحمت اللہ خان صاحب	دہلی	۱۰۰ — ۰۰
۳۰	” السید امین خلیل صاحب	سیرالیون	۹۸ — ۶۵
۳۱	” السید علی راجہ رضا صاحب	”	۱۳۲ — ۵۰
۳۲	” ہاشم خان صاحب مخدوم	ماریشس	[illegible]
۳۳	” احمد عبد اللہ صاحب	”	۱۰۰ — ۰۰
۳۴	” عبد الرحمٰن صاحب عقیلو	”	۱۰۰ — ۰۰
۳۵	” محمد سوکیہ صاحب	”	۱۰۰ — ۰۰
۳۶	سبحان اینڈ کو	”	۱۰۰ — ۰۰
۳۷	حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رتن باغ	لاہور	۲۴۹ — ۰۰
۳۸	مکرم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب	چنتہ کنٹہ	۱۰۰ — ۰۰
۳۹	مولوی محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر بہار	جمشید پور	۱۵۰ — ۰۰
۴۰	” سید داؤد احمد صاحب	مظفر پور	۱۰۰ — ۰۰
۴۱	” ایم بشیر احمد صاحب	کروناگاپلی	۱۰۰ — ۰۰
۴۲	” ڈاکٹر شمیم احمد صاحب	آمدہ	۱۰۰ — ۰۰

خبریں!

اعشاریہ سسٹم

قادیان ۱۹ر اکتوبر۔ آج دس بجے کے قریب سردار مدن موہن سنگھ صاحب فیلڈ پبلسٹی آفیسر گورنمنٹ آف انڈیا احمدیہ محلہ میں تشریف لائے۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ میں حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ سکوں ناپ تول کے اوزان وغیرہ کے جدید اعشاریہ سسٹم کے متعلق نہایت آسان پیرایہ میں معلومات بہم پہنچائیں۔ ہر دو سکولوں کے طلبا وسٹاف اور صدر انجمن احمدیہ کے شعبہ اکونٹس کے کارکنان اور دیگر احباب نے آپ کے قیمتی لیکچر سے استفادہ کیا۔

کراچی ۳ر نومبر۔ پاکستان کے سابق صدر میجر جنرل سکندر مرزا جو ۲۷ر اکتوبر کو جنرل ایوب کے حق میں صدارت کے عہدہ سے دستبردار ہو چکے تھے اور اسی دن سے کوئٹہ میں مقیم تھے آج لنڈن روانہ ہو گئے۔ وہ اور ان کی اہلیہ ناہید مرزا کل شام ایک سپیشل ہوائی جہاز میں کوئٹہ سے کراچی پہنچے اور وہاں کے رستہ سے لنڈن روانہ ہو گئے۔

کراچی ۲ر نومبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ مارشل لاء حکام نے کراچی کے قریب سمندر سے ۱۴ من ۲۱۰ تولے سونا برآمد کیا۔ پاکستانی حکام کئی روز سے اس سونا کی تلاش میں تھے۔ اور انہوں نے کئی ماہی گیروں کی بھی خدمات حاصل کر رکھی تھیں۔

اندور ۳ر نومبر۔ یہ وہاں منتری شری نہرو نے آج یہاں اعلان کیا کہ بھارت کو صنعتی میدان میں تیزی سے ترقی کرنی ہوگی۔ ورنہ ہم یہاں وہ ایٹمی انقلاب نہ لا سکیں گے۔ جس میں سے اس وقت یورپ گذر رہا ہے۔ وہ ورکرز کے ٹریننگ کالج کا افتتاح کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہڑتالوں اور تالہ بندیوں کے دن ختم ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ملک صنعتی دور میں سے گذر رہا ہے۔ ہمیں پہلے وہ صنعتی انقلاب لانا ہے۔ جو ایک سو سال پہلے یورپ اور امریکہ میں آیا۔ پھر ہمیں اپنے آپ کو ایٹمی انقلاب کے لئے تیار کرنا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ صنعتوں اور ورکروں کے مسائل ہڑتالوں اور تالہ بندیوں کی بجائے کسی دوسرے طریق سے حل کئے جانے چاہئیں۔ پلاننگ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ معمولی ساز بڑے پلان تیار کر سکتے ہیں اور پھر ان کی تکمیل مشکل پاتے ہیں۔ بڑے پلانوں سے لوگوں کو فوری طور پر فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس لئے سب سے پہلے زندگی کی بنیادی ضروریات یعنی روٹی کپڑا اور پانی مہیا کیا جانا چاہئے۔ اور اس کے بعد مکانات کی تعمیر کی سکیموں کو عملی جامہ پہنایا جانا چاہئے۔ ملک میں میونسپل کمیٹیوں کو عمارتوں کی تعمیر کی بجائے سماج سیوا کے کاموں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔

جنیوا ۱۳ر نومبر۔ جنیوا میں ایٹمی تجربات معطل کرنے کے متعلق روس، برطانیہ اور امریکہ کے نمائندوں کے درمیان جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں روسی وفد کے رہنما مسٹر سیمن سارپکن نے برطانوی عورتوں کے ایک وفد کو یقین دلایا ہے کہ روسی ایٹمی تجربات کی بندش کے کنٹرول کے مقصد سے روس کے اندر پڑتالی چوکیاں قائم کرنے کو تیار ہے۔ اور کہا کہ یہ اعلان محض کاغذی نہیں بلکہ حقیقی ہے۔ عورتوں کا یہ وفد الگ الگ تینوں طاقتوں سے ملا تھا۔

کراچی ۳ر نومبر۔ پاکستان کے صدر جنرل ایوب خان نے درآمد لائسنسوں کی خرید و فروخت پر پابندی لگا دی ہے۔

کراچی ۳ر نومبر۔ آج پاکستان کے بحری بیڑے کی جنگی مشقیں شروع ہو گئیں۔ اس میں امریکہ۔ برطانیہ اور ترکی کے جنگی جہاز اور آبدوزیں بھی حصہ لے رہی ہیں۔ ان جنگوں کا بڑا مقصد جنگ کی صورت میں معاہدہ بغداد کے ممبر ممالک کے بحری بیڑہ میں رابطہ قائم کرنا ہے۔ مشقیں شروع ہونے سے پہلے آج امریکی برطانوی اور ترکی کے جہازوں کے کمانڈروں اور ایرانی بحری فوج کے مبصروں نے پاکستان کی بحری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل صدیق چوہدری سے ملاقات کی۔ پاکستانی بحری فوج کی مشقیں معاہدہ بغداد کے زیر اہتمام ہو رہی ہیں۔ معاہدہ کے ممبر ممالک کی فوجی کمیٹی کی میٹنگ ۵ر نومبر کو انقرہ میں ہو رہی ہے۔ اس میں پاکستانی وفد کی رہنمائی ہوائی فوج کے کمانڈر انچیف ایر وائس مارشل اصغر علی کریں گے۔

نئی دہلی ۱۳ر نومبر۔ بھارت سرکار نے زرعی پیداوار بڑھانے اور ترقیاتی سکیموں کی جلد تکمیل کے لئے انتظامیہ و مالی طریق کار کو آسان بنانے کی تجاویز مرتب کرنے کے لئے راجہ نالاگڑھ کی زیر صدارت جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ دے دی ہے۔ کمیٹی نے زرعی پیداوار کو بھاری اہمیت دینے پر زور دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر مؤثر طریقہ سے اقدامات کئے جائیں۔ تو حالت کافی اچھی ہو سکتی ہے۔ غذائی صورت حال کافی تشویشناک ہے۔ اور اس حالت کو سدھارنے کے لئے انتہائی اقدام کئے جانے کی ضرورت ہے۔ زرعی ترقی کے لئے ایک جیسا نظریہ اپنائے جانے کی ضرورت ہے۔ صوبوں میں زراعت کے محکموں کو جو گھٹیا درجہ دیا گیا ہے اس کے لئے کمیٹی نے صوبائی سرکاروں پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔

ماسکو ۱۳ر نومبر۔ روس سرکار نے اٹلی کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں اسے سخت وارننگ دی گئی ہے کہ اٹلی میں امریکہ کے راکٹ اڈے یا ایٹمی و ہائیڈروجن بم پھینکنے والے ہوائی جہازوں کے اڈے قائم کئے جانے کے نتائج نہایت خطرناک ہوں گے۔ اس سے یورپ کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا۔ نیز یہ خود اٹلی کے لئے نقصان دہ ہوگا۔

عمان ۱۳ر نومبر۔ جارڈن سے برطانیہ کی آخری فوج بعد دوپہر عقابہ کی بندرگاہ سے روانہ ہو گئی۔ جارڈن کے حکمران شاہ حسین برطانوی فوج کو الوداع کہنے کے لئے بندرگاہ پر موجود تھے۔

لنڈن ۱۳ر نومبر۔ پتہ چلا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ایجنڈا میں مندرج اہم معاملات کے پیش نظر بھارت کے وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن ۹ر نومبر کو دوبارہ نیویارک پہنچ جائیں گے۔ لنڈنی حلقوں کو خدشہ ہے کہ وارسا میں امریکہ اور چین کے سفیروں کو آبنائے فارموسا کے جھگڑے کے متعلق ہونے والی بات چیت کامیاب نہ ہوگی۔ اور چین کو اتحادی سبھا کا ممبر بنانے کا سوال ایک مرتبہ پھر اتحادی سبھا میں اُٹھایا جائے گا۔ سیاسی حلقوں نے بتایا ہے کہ پاکستان کے صدر جنرل ایوب خان اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندہ مسٹر عنایت علی خان کو واپس بلا لیں گے۔ اور وہاں نیا ڈیلیگیٹ بھیجیں گے۔

نئی دہلی ۳ر نومبر۔ حکومت پنجاب نے سیلابوں کی روک تھام کے بارے میں جو ماسٹر پلان تیار کیا ہے اس میں پشتے لگانے اور پانی کے نکاس کے انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے قلیل المدت اقدامات شامل ہیں۔ جن سے سیلابوں سے متاثر ہونے والے علاقوں کی فی الفور حفاظت کا بندوبست ہو سکے اور ایسے حالات پیدا کئے جا سکیں جن سے پانی کی نکاس کی کافی راہیں مہیا کر کے پانی کو جلد باہر نکالا جا سکے۔ ماسٹر پلان جس پر آٹھ کروڑ ۲۳ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کے اخراجات کا تخمینہ ہے (۱) پشتوں اور سیلابوں سے حفاظت کی دیگر تعمیرات (۲) زمین میں نالیوں کی تعمیر (۳) سیلابوں کی پیشگی اطلاعات کے سسٹم کے قیام (۴) سیلابوں سے بچاؤ اور پانی کے نکاس کی سکیموں کی تیاری کے تحقیقات (۵) زمینی اور فضائی سروے اور (۶) سکیموں کی تکمیل کے لئے مشینری کی بہم رسانی پر مبنی ہے پنجاب میں سیلابوں کی روک تھام کے بارے میں دو بڑی سکیمیں تیار کی گئی ہیں جن پر ۵۶ کروڑ ۴۸ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔